

کیا ہے بعض اہل نعمت اپنے کے حوصل جنم اور بعضوں نے حاجی جٹی لگھا ہے۔

(۱) احمد ر [فتح اول و مہم نعمت عرب است] بقول صاحب منتخب معنی سخن ہم اگو یکہ

فارسیان (موت احمد) موت سخت و قتل رہ گویند (کہ بجا ہی خود آیہ) مؤلف گوید کہ

(۲) احمد آمدن ر خار [بینی سخر و شدن باشد (انوی ۵)] از قسواد روی کلکت پ خزار که

ملک احمد آمدنا د گوہر احمد ہو امی احمد) و با وہ احمد ر بجا ہی خودش آیہ (اردو) (۱) احمد عربی اور

میں متعلق بقول امیر سخن تر سخن۔ (صبا ۵) سخن ٹھہر اگل رخ سے گل احمد کردن پ

سرخ نکلا قد موزون کے برابر کردن (۴) سخن خرو ہو ما۔

احمق ریش راست کند و عاقل محسن [رش] صاحبان خرینہ و اشان فائزی مجبوب

ذکر این کردہ از محل اعتمال ساکت اند مولف گوید کہ ریش رادرعی زبان محسن گویند و محسن

معنی خوبی اہم آمد و پس فارسیان این مثل را بجا فی زندگ کہ مقصود از بیان فرق احمق و عاقل پا

گویند کہ احمق در آرہ تن ریش مصروف باشد برخلاف آن عاقل اخلاقی و خوبی ہائی خود را

آراستہ کند۔ (اردو) و کن میں کہتے ہیں (۱) نما د ان ڈارہی سنجھہ مائے تو دانا اگلکیوں سے

بچاڑے۔ (۲) احمق کی ڈارہی میں کنگا تو عاقل کر بے خلال۔ یہ دونوں کہا و میں معنی

فارسی مثل کا ترجیح ہیں۔ یہ بات انسان کی عادت میں داخل ہے کہ جب وہ گھرے خیال

او کسی بات کر کر سوچ میں رہتا ہے تو اپنی اگلکیوں سے ڈارہی میں خدل کرتا ہے اس کو

مطلق پر و انہیں ہوتی ملکہ اسی کرنے سے ڈارہی کی زنیت گھرہ رہی ہے سچھر عذر

اور غور و فکر کا عادی ہے اوسکی تو یہ کیفیت ہے۔ لیکن احمق کو ہمیشہ اپنی ڈارہی کی زنیت

فکر رہتی ہے۔ صاحب محبوب الامثال نے لکھا ہے ”مرد مرے نام کو نام مرے نام کو“ اس کا یہ مطلب ہے کہ کم جہت شخص صرف دل کی فکر کرتا ہے۔ اور انواعِ غرم کو ہمیشہ اپنی نام آدھی کی فکر رہتی ہے یہ کہاوت بھی من وجہ فارسی مثل کے ہم مقصد ہے۔

حوال ابشع اول و سکون حای جعلی۔ بقول پہاڑ جمع حال و بجا یہ مفرد نہ متعلق مولف

گوید کہ لغت عربی است جمع حال و حالت (۱) فارسیان جمع۔ معنی واحد و برائی جمع احمد
الغفتہ اند کہ جمع اجمع باشد و با مصادر متعددہ فرس ہم استعمال کئند (ظہوری ۲۵) پردم
از جدا پہاڑ و پرش احوالہم پڑھی باش کو خشم تو قبیلہ خانی را پڑھو (ولہ ۲۵) آسمان بزرگ
اوی خصیص پڑھیب و فراز احوالہم پڑھ (۲) احوال و ز فارسی معنی حالت و طاقت ہم
آمدہ پناہنگہ گویند (۳) احوالہم چہ ماندہ است کہ گویم پڑھ صراحت این براہوں ماند می (۴)
(حسن تاثیر ۲۵) ای کردہ حال خود عیان از صورت احوالہا پڑھیں و ارتیت تغیر پادر
حالہا پڑھ (۵) احوال (عربی۔ اردو میں مستعمل) بقول امیر حال کی جمع فرماتے ہیں
کہ اردو میں واحدہ کی مجبہ مستعمل ہے یعنی کیفیت (جرأت ۲۵) کہنے کو میری ہی
کچھ آئئے تھے سوا اوس کے حضور پڑھ کیہتا احوال کیا میرے طرفداروں کا ہے پڑھ غالب
۲۵) غالب تر احوال نادین گے ہم اذکو پڑھ وہ سن کے بمالیں یہ اجارہ نہیں کرتے ہی
(۲) حالت۔ عربی۔ اردو میں مستعمل بقول آصفیہ (مونٹ) جان۔ طاقت جیسے
پڑھ کپڑے میں حالت نہیں رہی۔

حوال بودن استعمال۔ صاحب جعلی ذکر این کردہ از معنی ساکت مولف گوید کہ

وجود حالت پنا نکه نقی کمرہ گوید (۲) تو گل پر سیدن و از چکونگی احوال مخاطب سوال می خرمی جام می بکف چہ می دافی ذکر احوال کردن هم و این متعلق است زبان معنی عام تہذیبستان پا در گل چشمی پاشندہ (اردو) احوال نہردا خلہوری (۲) اگر احوال پر سیدہ باشی ہوتا ہیے "تم کیا جانوا و سوقت میرا احوال نزخم خود خجل گردیدہ باشی و رصاص (۲) کیا تھا"۔

احوال ہجم خوردان [مصدر صطلاجی۔ صدحن سر کر دا یک سخن شنید و رفت نہ صاحب روزنامہ بحوالہ سفر نامہ ناصر الدین شاہ خخفی سباد کہ معاصرین عجم بای معنی دوھم۔ قاچار آور وہ کہ معنی بجا رشدن است معاصر احوال پرسی کردن اسی کویند عجم قصد یعنی این کندہ (اردو) بجا رہونا۔ (اردو) (۱) کیفیت دریافت کرنا۔ (۲) احوال پرسیدن استعمال۔ صاحب صفحی پرسی کنار آتش (۲) غیرے احوال پرسی یا ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ از مہے مری ذگوش گل میں کی سنا ہے (۱) استفسار حال کسی کردن نطبور عامہ پنا کہ زبان خارے ہے۔

عارف تبریزی گوید (۲) از من احوال بخار مدد احوال خواندن ارجین [مصدر صطلاجی۔ خانہ پرس ڈکہ چو صورت خبر نیست ذکر صاحب آصفی ذکر احوال خواندن کردہ ذ خوش پڑھوری (۲) دل بد خواہ تو خون معنی ساکت مؤلف گوید کہ از سند پیش کردہ باو پرس احوال ملم پچون گویم کہ جدا از تو (احوال خواندن ارجین) معنی دریافت می ٹھوری چوئیت (۲) بتحقیق ما خیرت از تیاقہ کردن پیدا می شود خپاکہ صادر پر گوئی

۵) میوان خواند از پیش خاک احوال ملائے احوال دل گرفتن از کسی استعمال	بکھر پیش یار حرفم بر زمین انتاده است خوارو حال دل کسی در یافت کردن باشد چنانکه خالص صفا ہانی گفتہ (۵) تو خود امیقت احوال خوب بیوون استعمال معنی دلها چہ گوئیم گوپڑ روز محشر اگر احوال دل زما بیمار بودن معاصرین عجم و روزمرہ خود استعمال تیرند خوارو (اردو) دل کی حالت در یافت کرنا این می کنند و ماصر الدین شاد فا چار در سفرنا احوال دیدن استعمال صاحب خود استعمال راحوال خوب بیوون (معنی دیمار) صفتی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف بود مکرده و صاحب روزنامہ این را آورد کوید که مشاہدہ کردن حال و واقعہ شدن (اردو) مزاج درست نہونا۔ بیمار ہونا (ظہوری ۵) مارا چہ حال گرچہ پرشان کر طبیعت اچھی نہ ہونا۔
احوال دانستن استعمال- صاحب ہی لوہہ دل دانست تا بیکراش آہ ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گویا سردا پر احوال مابین کہ چنان دانست گرفت واقعہ حال بودن (فازسی ۵) پارہتر (اردو) احوال کا مشاہدہ کرنا۔ احوال ہر زمن احوال مردمی داند پہنچان عیب خو واقعہ ہونا۔ حالت دیکھنا۔ 	احوال دانستن استعمال- صاحب ہی لوہہ دل دانست تا بیکراش آہ ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گویا سردا پر احوال مابین کہ چنان دانست گرفت واقعہ حال بودن (فازسی ۵) پارہتر (اردو) احوال کا مشاہدہ کرنا۔ احوال ہر زمن احوال مردمی داند پہنچان عیب خو واقعہ ہونا۔ حالت دیکھنا۔
از آینہ پہان دار صہد و صائب ۵) موجو احوال شدن استعمال صاحب ہی صفتی چون فڑہ احوال مردمی دانی پوش و خواب گرا ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گویا پر دہ بیانی توڑہ (اردو) حال سے واقعہ ہونا کہ از سندش پیدا ہست کہ مختصہ کاشی (احوال	از آینہ پہان دار صہد و صائب ۵) موجو احوال شدن استعمال صاحب ہی صفتی چون فڑہ احوال مردمی دانی پوش و خواب گرا ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گویا پر دہ بیانی توڑہ (اردو) حال سے واقعہ ہونا کہ از سندش پیدا ہست کہ مختصہ کاشی (احوال

چه شد) را معنی (بچہ نوبت رسید) استعمال کرد کند مؤلف گوید که مانند این را بر احوال است پس مجرد (احوال شدن) چیزیست دل گرفتن (نقل کرده ایم و صراحته صنیع) احوال فهمیدن | استعمال - صاحب چهره بسیار گذشت پس را احوال کسی گرفتن بهم آصفی ذکر این کرده از معنی ساخت مؤلف بین دو معنی آوردن تفاضای سندی کند گوید که بعهم آوردن واقع شدن از احوال و بمحاطه روزمره معاصرین معنی دریافت باشد چنانکه تنها شهرستانی گوید (۵) میتوان حال کردن) توان گرفت و پس سندی دیگر از ضعف تر نمیباشد احوال مرادی کشید این خاک در کار است را رو و حالت دریافت موصوت حال مراد را رو و احوال سے کرنا - احوال دریافت کرنا -

احوال گذشتن سنجی

و اقتضیت ہونا -

احوال کسی گرفتن | استعمال - بقول آصفی ذکر را احوال گذشتن) کرده از معنی ساخت صاحب آصفی و بہار (۱) معنی اختصار مؤلف گوید که از سند پیش کرده اش (خدا احوال کردن و پہنچار و ارسیدن صاحب سنجی گذشتن) پیدا می شود یعنی حال کسی بحیر عجم و ارتسته گوید که (۲) خبر حال او پرسید مبدلی سنجی بودن و تقیم الحال بودن کسی (فاماً چشم - سند آصفی و بہار و و ارتسته از خالص مشهدی (۵) بی تو از بیکه سنجی گذرد احوال چشم - سند آصفی و بہار و و ارتسته از خالص مشهدی (۵) بی تو خود ای افت و سنگ پرسینه زندانیه از مثالم پر (اردو پری چه گوچم گوچم پر روز محشر احوال دل از ما گیری خواهد حالت میں برسنونا -

صاحب آصفی ذکر احوال گرفتن

از معنی ساکت مؤلف گوید که بیان احوال عجمی شود چنانکہ صحیح کاشی گوید (۵) مارا کردن است (معنی نکره ۵) پیش او احوال کردام وقت و چه احوال مانده است پس جان مبتلا ناگفته اند پھر حال مازی زبانی آمیز جان رفت پیش و پیش از دنبال مانده ناگفته اند پڑا (اردو) احوال بیان کرناست است پر (اردو) حالت رہنا۔ چیزی تو احوال ماندن است حال صاحب تصنیف رہا اور نہ حالت رہی جو کچھ عرض کر سکیں۔ ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید که دفتره آصفیہ لفظ حالت پر (۶) اب کپڑے میں باقی ماندن طاقت باشد و تصدیق این وعاظت حالت نہیں رہی۔

احوال بفتح آول و و او نسبت عربیت بقول صاحب منتخب کجھ پیش کہ آنرا بفارسی ذکاڑ) به زای فارسی گویند فرماید کہ اپنے مشہور است کہ احوال فطری یعنی رادومی بیند غلط است اما احوال کہ پہلکف پیش در کج کند اکثر اوقات بخی رادومی بیند (انہی) ماہی سریم و بعض احوالان مادرزاد رادیدہ ایم کہ ہر کیک پیش راجی گفته کہ دونبظری آید مردی از نظر ما گذشت کہ چون دست پر چیزی درازی کر واکثر خطای کرد صاحب تحقیق گوید کہ کسی کہ پہلکف پیش در کج کی کند رادومی بیند آنهم احوالی نیت و فارسیان احوال کجھ پیش نکته اند رابو الفرج دوئی ۷) با قلیہ ما شگوفہ آوردہ پور است چون پیش امور و احوال پورسلمان ساد جی ۷) زگ شوخ و چلی باقلی امروز باریخ ۷) چون دو پیش اند یعنی اہم و دیگر احوال پورا نوی سعد) فطح پیش قلمش لال پور چون اجرش ۷) عقل پیش نظر شکج نگر و چون احوال ۷) صاحب مؤید ہم احوال معنی کا ذرا اور وہ صاحب غیاث بحوالہ منتخب درست نوشست کہ احوال کی

کہ یک چیز را دو بیان کا بعض شعرا کی فرم احوال را بہمین معنی آور دو اندازہ میں قبول کر لیتے تھے مقصود شان از احوال مصنوعی تخلقی باشد چنانکہ (ما فقط شیرازی گفتہ ۵) پاک بین از نظر پاک مقصود رسیدہ احوال احشیم دو میں در طبع عام افتدہ فارسیان استعمال این با مصادر شدن کردہ اندیجہ نیست کہ با مصادر دیگر جنم باشد (اردو، احوال (عربی، اردو میں مستعمل)، وہ شخص جو ایک چیز کو دیکھئے (اتش ۵) احوال کی آنکھ سے ہوں میں سودائی دیکھتا ہو ورنہ اپنے یا اپنے نظر آتی ہیں چار سانپ پر (ماخن ۵)، ایک ہی دیکھئے ہیں جن کی بصارت ہے درست پر نور توحید سے ہیں دیدہ احوال حاصل ہے ایہ نے اسی نظر کے حاشیہ میں صراحت فرمائی ہے کہ جب کسی وجہ سے دونوں آنکھوں کی رطوبت جلیدتہ میں (جو طبعات چشم کے وسط میں واقع ہے اور محل بصر ہے) پوری پوری مخالفت واقع ہو اور اپنی جگہ سے ہٹ جائے یعنی ایک اوپر کو چڑھ جائے اور دوسری نیچے کی طرف آرہے یا صرف ایک ہی آنکھ کی رطوبت مذکورہ اپنی جگہ سے ہٹ جائے اور دوسری آنکھ کی صلیحیت پر رہے تو ایک چیز دو دکھائی دیگی اس لئے کہ مجمع التور ر محل اتصال عصبہ مخونہ جہاں دونوں آنکھوں کی بصارت اگر مل جاتی ہے) سے دونوں آنکھوں کے عصبہ مخونہ میں فرق پڑ جائے اور تسلی اور پر ہونے کی وجہ سے بالضرور ایک چیز دو دکھائی دیگی اس مرض کو حل کہتے ہیں صاحب آصفیہ نے دو یہاں پر لکھا ہے اہنہدی اسج بن احوال - بھینگا - و نظر ا -

احوال شدن استعمال معنی دو میں (کہ احوال نہ شویم پر و نظر و اشتمن آئیہ تدبیر یہود)

شدن چنانکہ نہ ہو ری گو بید (۵) دیدہ از کس ہمیشہ (اردو) احوال ہونا -

احیا | بقول پہار زندہ کردن فرمایہ کہ بالفظ کردن مستعمل مؤلف گوید کہ بالکسر نفت عرب است۔ بقول صاحب تختب زندہ کردن و در فراغی نست شدن و در باران شدن و بالفتح زندہ کو تقبل یہ کہ جمع خی باشد (اپنی) فارسیان معنی حاصل بال مصدر یعنی زندگی ہمال می کشند و بال مصدر متعددہ فرس مرکب سازند راردو۔ زندگی (فارسی اردو میں مستعمل بقول صاحب آصفیہ (موثت) از سیت۔

احیا آموختن | استعمال صاحب آصفی مخادرہ اردو میں اس کا استعمال لازم ہے ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ معلوم کردن حقیقت زندگی و تعلیم یا فتن طریقہ جان پر گئی ۔

زندگی دلماں ساوجی ۵) عقل از روشن (۱) احیا کردن | د استعمال صاحب آصفی راسی تو آموختہ قانون پر روح از اثر لطف تو ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ معلوم کرنا سزندہ رہنے کا طریقہ سیکھنا۔

احیاد اون | استعمال صاحب آصفی می کند آینیہ را پڑھ مؤلف گوید کہ از ہمین پند ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گویند کہ مصدر راصطلاحی ۔

در نق فزوون (امید رازی ۵) ای کردن (۲) احیا کردن آینیہ را | معنی زندہ کردن بیوک خامہ انشائی خطاطم پڑھی وادہ بطق در وحشی و جلد اون آینیہ یا پیدا کردن

تامہ احیا کی کلام پڑھ اردو) جان ڈالدینا از روشن کردن و جلد اون آینیہ یا پیدا کردن

آینه (اردو و ار) زنده کرنا - زندگی نشاند - ۵) این نشوی از خطرگ طوری پاچایی

۶) آینه کو روشن کرنا - جلادینا - آینه بناند - تعانی نکنی گزندنی پر اردو و) تعاناصر کن

۷) احیا نودن استعمال - صاحب قیمتی احیایی بی تابی کردن مصدر اصطلاحی

ذکر این کردہ از معنی ساخت مؤلف گوید که مرد معنی زنده کردن بی تابی را یعنی اهلدار بی تابی و

ایسا کردن است که گذشت رخین صفاتی - اضطراب کردن چنانکه طوری گوید (۵) بمشق

مشراکتیا لی را بیعت احیایی نمود - بخواهد از کامپیا اضطراب دل بردن آید و چه حیرت

مازیمین مصدر اصطلاحی - - - - - - ۸) گریپ مردن کنم احیایی بتایی پسخان انتقام

۹) احیا نودن لیالی ما پیدا مشود مضمون نازکی آورده که بعد مردن تا بوقت

ک شب زنده داشتن است معنی همه شب پیدا باقی نماند و همین است احیایی بی تابی دار

پودن فارسیان عادیان را صفت شب بیقراری او بستایی خلاصه کرنا -

زنده دار) آورده آندوزنده نودن شب احیایی دین مصدر اصطلاح - معنی اشاعت

کنایه باشد از (همه شب پیدا رپودن) (اردو) دین است چنانکه انواری گوید (۵) از پی

۱۰) دیکھو احیا کردن (۲) شب پیدا از دنها است احیایی دین خزان و بهاری پر سرخر زین نمایم

پر عبادت کرنا - صاحب آصفیه نے شب خنگ تو زین را پر راند و (دین کی اشاعت

پیدا ری بکا ذکر کیا ہے -

۱۱) احیایی نقا کردن مصدر اصطلاحی معنی احیایی مردن کردن استعمال - طبقی

تعانار زنده کردن کنایه باشد از تعایقتن (نحوی) مرگ را زنده کردن کنایه باشد از آمود مرگ

بودن دنھوری (۵) بزم شاطاز و گیران می کنم عیسیٰ دمی خوش کردہ احمدزاده (اردو)
پھر عینی خوش کردہ احمدزادہ اچا سے مردن مرنسے پر آمادہ ہونا۔

الف مقصودہ با خایی صحیحہ

آخ [يقول صاحب برهان و جامع و هفت لفتح اول و سکون ثانی (۱) معنی آفرین پا شد
که مرلکاکریں است در (۲) در ترجمہ و تاشیت نیز گوئند و در عربی معنی برادر خان آگر زد و سراج
این رمحتفت (آخ) معنی خوش آورده و صاحب ناصری و شش و غیاث برمعنی اول
قائل صاحب رشیدی و جہانگیری فرمایکہ ہمان (آخ) یعنی کلمہ تحسین۔ صاحب سروی
ہمزبان رشیدی و ذکر این پڑیں (آخ) بالف محمد و ده کردہ مؤلف گوید کہ تلاش سندایں
ہمچنان قاصر ماندیم کہ در حمد و ده و این آوازیست کہ برائی تحسین و آفرین از زبان اہل عجم
می پر آید و اکثر استعمال لفتح اول تکرار لفظی ایضاً فتح و پعد و ده که گذشت تیجہ ب و لہجہ بعض
مقامات پا شد و استعمال معنی دو قسم بیار کم و معاصرین عجم ازین سکوت وزند (اردو)
(۱) دیکھو آخ (۲) دیکھو آه۔

آخ رخ [استعمال۔ پنکرا کلمہ گذشتہ یقول ہم گذشتہ میشود و ضمیر ہر دو وہرہ در وقت نہایت
صاحب برهان و سراج و بھروسروی و خط و لذت و خوشی گوئند۔ صاحب ناصری
رشیدی و هفت و جہانگیری لفتح تہر دو وہرہ د برمعنی اول قائل ہمچنین صاحب شش برمعنی
سکون ہر دو خلا (معنی خوش خوش) باشد کہ آخ آخ آخ بالف محمد و ده پنجا
نیک گوئند در (۲) گھاہی در مقام تائف و تحر خود ش برمعنی دو قسم گذشت بنجال ما غیر مدد و ده

اصل است و محدودہ میچہ لب و لہجہ معجمی اول نیامہ (اردو) (۱) و اہ وادیکھو آخ
از پنجاہست کے استعمال (آخ آخ، بالمدینی (۲)، آہ آہ و کھو آخ آخ -

اخبار استعمال - بقول صاحب اصنفی بالکسر، خبرداون مؤلف گوید کہ لفظ تر
است و (۳) بالفتح جمع خبر ہم (کذا فی المتن) فارسیان نمبر اول راجہنی حاصل بال مصدر نہ
نمبر دوم معنی تاریخ داحوال و واقعات استعمال کئند و بالصادر فارسی هم آور وہ انداز دیگر
(۴) نجہری - موٹھ - بقول صاحب آصفیہ خبر سانی - جاسوسی - گویندگی - (۵) تاریخ -
عربی - اردو میں مشتمل) بقول صاحب آصفیہ اس فن کا نام جس میں واقعات غلطیم
کا حال مندرج ہے (موٹھ) احوال - وکھو (حوال)

اخبار بر بک استعمال - باضافت ایرو وزیر عمر گذشت پر چہ سود خواندن
اخبار - معنی و واقعات داحوال بر بک و اخبار و لپڑھ و منطقہ دار و و (تاریخ پڑھنا
تاریخ بر بک - این متعلق است بمعنی دو م اخبار کر دن استعمال - صاحب اصنفی
لفظ اخبار کے گذشت دا نوری (۶) گر فلمش ذکر این کردہ اندھے معنی ساکت مؤلف
تو از اخبار بر بک راندہ اندھہ پیش قرآن یاد گوید کہ بالکسر معنی نجہری کر دن و خبرداون
کر دن لوح ابجد کر ده اندھہ دار و و بر بک است چنانکہ کمال اصفہانی گوید (۷)
کا احوال (دمگ)

اخبار خواندن استعمال - فن تدریخ دیہر ہوش اخبار (اردو) خبری کرنا
خواندن باشد (نوری (۸) چو دریج خبر دینا -

اچون | بقول برہان با بای ابجد پر زدن مجنون میوه نباتت صحرائی مانند سرفی
و بفتح آن از نگشت با ریکتر و زنگ سیاه پود گویند گزیدن جانور ان را نافست و بعربی
در اس الافقی خوانند و بجا بای با بای ابجد یا حملی هم بنظر آمده است - صاحب جامع و هفت
ہم ذکر این کردہ صاحب صحیط این را بجا بای حملی (راحیون) نوشته گوید که بفتح همزہ و سکون
جا بای ہمکله و بجا بای صحیح نیز لفظ یونانی است معنی سرافی و آن شرگی یا ہمی است شبیه سرافی
و بی ساق و نبات آن غشن و شاخه ای آن کو چک و شر آن با سرافی ثابت دارو - گرم دل
اول و ترد و دم - در پول و حیض و شیر و عرق عورت خارش و جوشش بد نیصلح آن
شیر است - پس معلوم میشود که فارسیان تھاتی را خلاف میاس : با بای موحدہ پل کردہ
(راحیون) کردند یا غلطی کا تبیین و لفظ یونانی تھاتی را موحدہ کردہ راردو (ایک
قسم کا جنگلی میوه چوسانپ کے سر کے مشابہ ہوتا ہے - (ذگر)

اخت | بقول برہان و هفت بضم اول و سکون ثانی و قواعی معنی شل و مانند و
قرین و نظریہ باشد و در عربی خواہر اگویند و بعضی معنی اول نیز عربی میداند صاحب
مانند صراحت کند کہ این لفظ ہلی است معنی خواہر و فارسیان این رمحازاً معنی شل و نہند
و نظریہ استعمال کرنے مولف گوید کہ اکثر در کتب صرف عربی کہ در فارسی زبان نہ فارسیان
و آوران اخت فتحہ والقف را اخت فتح و یا را اخت کسره آورده اند و این مجازی معنی حقیقی
باشد در زبان فارسی (اردو) شل (عربی - اردو میں مستعمل) بقول صاحب آصفیہ مانند
موافق - برابر سب صفتون میں مساوی -

اختا سہیل | اصطلاح - بقول صاحب شش استعمال فارسی است مراد ازان دو
ستاره که عرب شعری گویند صاحب نویس این را پہلی نغات عرب آورده فرماید که
همان دو ستاره که عرب آزاد شریان خواسته صاحب محیط المحيط پر لفظ شعر صراحت کند که
این دو ستاره باشد اگر که در بیچ جوز اطیوع شود در زمانه اشتدت حرارت نامش شعری یعنی
وہ که در ذرائع طلوع گرد و موسوم است به شعری اشائیہ و معنی غصی (اختا سہیل) دو تند
سہیل باشد - یعنی شیرہان سہیل - مخفی بسا و که بقولش (ذراع) نام منزلي است از مازل
قفر که در بیچ آسود باشد و بقول بعضی جوز اس صاحب اند پر شریان گوید که از دو شعری عبور
و غمیصا مراد است که آزاد شرای شامی و شرای یکانی ہم گویند - صاحب قاموس بلغت
در شعر، ذکر این کرد و استعمال این ہمین معنی در عربی موجود است - بخیال ما صاحب شش
خطا کرد که این را پہل فارسی ذکر کرد (اردو) دو خاص ستارون کو فارسیون نے (ختا
سہیل) اکھا سے - جن میں سے ایک کا نام عربی میں شعری الجانیہ ہے اور دوسرے کا نام
شعری اشائیہ -

آخر | بقول برہان بروزن افسردا، معنی کوب و ستارہ صبا جان سر دری و ناصری
و سراج و وارستہ و جامع و هفت ہزار بیانش - صاحب ناصری شعر نظامی را کہ خان آرزو بی
نمبر (۴۳) آورده است متعلق بین معنی قرار می دهد - بہار گوید و صاحب اند بیانش قدش
پویید کہ پین معنی واژوں از صفات است واشک و گل و گنگ از تشبیہات او و بالغه
انقادن و شمردن متعلق مؤلف عرض کند کہ استعمال این با صادر و غیر آن در ملحقات میباشد

(ابوالطالب کلیم س) ائمک اختر نهاده از دیده گرد و ان بچکد په صحت نیست که دو دیگر بکند مجرماً
 (وله س) ایت کام یافتن از روزگار رانه فکر گلاب از گل اختر کشیده است پذراصر علی
 (س) ندانم هر شب از شوق که امی شور محشر را پنهان و پردهای خواب می ریندم اختر
 بخیال ماصل این (اکثر) بحاف عربی و ضمیر اول - لغت زبان سنسکرت معنی بلند فارسی
 تبعاً عده خود کاف عربی را با خایی مجده بدل گردند چون شنا مانچه و شنا کچه - کذا فی القواعد
 و ضمیر اول را بفتح بدل کردند و این هم تصرف است پس اختر مفترس است معنی کوئی
 و شاره که بلند می باشد مخفی بساو که بقول صاحب ساطع اکتا زما باضمیر مصدریست هند
 معنی افراختن و بلند کردن و اکتا رو بالضم افزاینده و بلند کننده و از همین مصدر باشد
 (اکثر) مأخذ (اختر) والله علیم (النوری س) ای از محل چنانکه زهر آفریده جان پای
 از شرف چنانکه زهر اختر آفتاب پذ (وله س) بوسد اختران فلک مرتعان غان پذ گیرند
 سروران چنان مرتع رکاب پ (اردو) اختر (فارسی اردو می سمعل) بقول امیر نگران
 بجم - تمار (صبا س) اش بر سے تیرگی شب نرقت کی اسے صبا په چمپکا کوئی فلک پنهانه اختر
 تمام راسته

(۲) اختر - بقول صاحب بران دهشت معنی رایت و علیم نیز آمده - خان آرز و در سراج
 و صاحبان ناصری دو ارسته و سه و جامع و چهانگیری و بهار هزار بانش و صاحب رشید
 از خسرو شد و بد (س) هر طرفی کا ختر اور و نہاد پفتح دو دید و در دولت کشاد په و صاحب
 سروری از فردوسی سند آوردہ (س) تباذید کا پیغمبر و یک شاه پذ چورکان بذیند اختر

برادپ (ول ۵) چنین لفت ہو مان کہ این اختراست پسکہ نیروی اپران پڑ و اندر است پس
مؤلف گوید کہ مأخذ این ہمان (اکثر) است کہ بینہ بردا، صراحت آن کردہ ایم و واضح بار
کہ برس علم لکھ کر پارچہ باشد و بران نشان ہلال و اختراق حکم کند عجیبی شیت کہ بدین وجہ
علم را اخترگفتہ باشند (اردو) علم (عربی - اردو میں مستعمل) بقول صاحب آصفیہ ذکر
مجسم ٹلے باوٹا نشان سرایت دنوق ۵) ساتھ اپنے ہے اب فوج الہم اور زیادہ ذکر
تو عجیب ملند آہ علم اور زیادہ پس

(۳) اختر - بقول برہان و ناصری و جامع وہفت معنی بخت و طالع - صاحب چہانگیری
برای این معنی از حکیم فردوسی سندی آور دد (۵) من امروز بر اختر گرم سیب ذ شمارا
نمایم برسن نہیں پس من از اختر گرم چنان تراز پس بیسم کہ نیزم نباشد نیاز نہاهم سندی آن
صاحب بہست آور ده ایم (۵) دشن از صحبت ما کامرو امی خیزد پس بر مراد دگران
سپر کند اختر ما پر (سعدی ۵) ملند اخترت عالم افروخته پزوں اختر و شمشت خوش
بنجیاں ما این مجاز مسمی اول بہست کہ نزد مسجھیں تعلق بخت و طالع از اختران است
وابس (اردو) طالع (عربی - اردو میں مستعمل) بقول صاحب آصفیہ (ذکر) بخت
نصیب - قسمت - آپ فرمائے ہیں کہ نجیبوں کی اصطلاح میں ذہ برج یاد رجہ جو
مولود کی ولادت یا کسی سوال کے استفسار کے وقت افق شرقی سے نمودار ہو - دوازدہ
طالع میں سے ہر ایک کا اثر سعادت اور نجاست میں جدا جدائے ہے (ایم ۵) کیونکہ میں
نہ اسکی نظر سے گرے ہوئے نہیں سے ہمارے طالع بہیں پھرے ہوئے پس

(۴۴) - اختر- بقول صاحب بران و ناصری و چهارمیگردی دهشت معنی فال و شکون
صاحب سروری از فردوسی سند آورده (۵) کی اختری گفت ازان پس براد پکر زبان
بهرم سرساده شاه پی صاحب سراج گوید که هندو شاه این را معنی فال گرفته و اختری
معنیم و فال گیر را گویند و اختر را معنی فال پند شاه آن دیگاست - صاحب جامع صرا
هزی کند که معنی فال نیک است مؤلف گوید که فال و شکون - پیشین گولی است و فارسی
بین وجه فال گو را اختری گفته که تعلق فال هم از خود و مل باشد پس اختر معنی فال گرفتن نمود
نمایند بهم مانیاد که خان آزر و چهار صاحب جان افت فرس اعتراف کرد و اینچه صاحب جامع
این را بفال نیک مخصوص کند البته خلاف آنها متفقین است صاحب انوار رسیلی آورده
رس) ای بارک پی شہنشاهی که حاصل می کنند پی اختران و دستان اطلاعات نیک اختری
معنی میاد که این هم مجاز معنی اول است که گذشت (اردو) فال اغربی - اروپین معمول
بقول صاحب آصفیہ (نوٹ) شکون شنگون - غیب کی بابت پیشین گولی - (ایرس) بـ
نظر کیجئے اس قرآن کو ہے فال نئی نئی وہ چوڑپڑ ہے کہ ہر پا قائم ہے یا نیچے چال نئی پـ
(۴۵) اختر- بقول صاحب بران و جامع دهشت نام فرشته ایت موکل کرہ زمین فدا
سراج بحوالہ قوی ذکر این معنی کرد و فرماید که بعضی بیت شیخ نظامی را این معنی حمل کرد و آمد
رس) بسانانی که از بازیچہ برخاست پوچوا خود گذشت آن فال شد است پـ و ظاهر
که صرع ثانی بران تقدیم پیشیار نام بیغا و نامیانه می شود (اتہمی) صاحب غیاث گوید که این قدر
ایت که در عالم - آین آین گویان می گرد و هر دعا نیکه با این او بر این شود با حاجت پرسد

(انوری) دور نبو دکین زمان و مجلس حکم قضائی بر زبان چرخ و اختر لفظ اشہد میر ورنہ مؤلف گوید کہ درین شعر اختر را معنی نمبر (۱) محمد تعلق تو ان کر دا الحاصل ما خداين همان (اکثر) است که تفصیالش بمعنی نمبر (۱) گذشت (اردو) ایک فرشتہ کا نام فارسی زبان میں اختیار ہے جو کہ زمین کا سوکھ سمجھا جاتا ہے۔ (مکر)

(۷) اختر۔ بقول صاحب برہان وجامع نام بکی از منازل قمر حیف است کہ منہی بدست نیامد و ماغداں همان (اکٹا باشد کہ پنہبر (۱) ذکر شکر دہ ایم (اردو) منازل قمرے ایک منزل کا نام فارسی میں اختیار ہے۔ اردو میں بھی انھیں سعنون میں اختیار کہ سکتے ہیں (منوف) (۸) اخترخان آزاد و سراج گوید کہ تخلص شیخ سعدی (الله کہ درین جزو زمان شاعر بیارگوی خوب شیل او کم است پیشیر عالی تخلص می کرد و چون این تخلص مبتذل دید اختر تخلص من و سلمہ امداد تعالیٰ۔ مؤلف گوید کہ خان آزاد و چہ خوش یا دلگاری از برائی معاصر خود فاہم کر در جہا اش رو برسا ک او تو نیم عمر کر د کہ از معاصرین ما ہم اختریت کہ بلندیشان مولف امیراللغات (امیر عنایت مُغفور) است در اردو زبان خلی شیرین بیان و در محاورات اردو از معاصر ما۔ سلمہ امداد تعالیٰ (اردو) اختر ایک نامی شاعر کا تخلص جو خان آزاد کے معاصرین ہی کزرے ہیں اور ہمارے معاصرین میں بھی ایک مستند شاعر ہیں امیر مرحوم کے فرزند رشید مولوی لطیف احمد اختر میانی۔

اختراع بقول بہارچی نو پیدا اور دن و با فقط کردن مستعمل مؤلف گوید کہ کبساں دنیا فو قانی لغت عرب است بقول صاحب منتخب شگافتن و نو پروں اور دن نہ فاریاں

این را با مصادر مستعدہ فرست مکتب کردہ استعمال کند و بدون صدر معنی حاصل بال مصدر (ازوی سے) در مشیوہ اختراع و اب اع فہماب و تو ان آفریش پر (اردو و) اختراع (عربی-اردو میں مشعل) بقول امیر دہنگر (نئی بات پیدا کرنا- جی سے جوڑنا- ایجاد) (آتش سے) آتش یہ شاعر دن کا نقطہ اختراع ہے پر خسارگئے ہیں نہ تو گیسوی یا رسانپ پر فقرہ امیر دہنگر میں روز برونسے صفائح کا اختراع ہوتا جاتا ہے۔

اختراع فرمودن	استعمال صاحب
عشق کہ یا رب ہمیشہ بارہ بھر کس کہ پو و طرح آسمی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف	خوشی اختراع کرد پر (اردو و) اختراع کرنا- کوچ کہ لمبی ایجاد کردن است سندش ازا زار بقول امیر دیجا دکرنا- نئی بات بخانارندہ بلگرامی است (فقرہ) تاریخی است کہ از سکنی کرتے رہے اختراع آپی پر تقیید نہ کی کبھی کسکی اصلاح اختراع فرمودہ و تحاکہ یہ بیننا نوادہ (منیر سے) پن سینہ شنگانی کا بتایا سوگوار پر (اردو و) دیکھو اختراع کرنا- کوچہ لحد نے اختراع اول کیا چاک گریا بن کا
اختراع کردن	استعمال - مراد فراختراء اختراء فروع ختن
فرمودن کہ گذشت (ظہوری سے) ابردیت ذکر این کردہ از معنی ساکت و از سعدی شیرزی اختراع زبان کر شمہ کر دہ صد و اسنان اشاف سند آور داد (سے) بلند اخترت عالم افروغتہ پیدا اور و گم است پذعنی سے) شیوای زوال اختر و ثمنت سونتہ پر مؤلف گوید کہ از زادہ ان گرد رشمار دین بود نغم مخور عرفی کہا ہم سند عالم افروغتہ پیدا ہی شود نہ اختر از ختن اختراعی کنیم ہا (علی خراسانی سے) در کا گناہ نہ کہ اختر فاعل و لقوع شدہ - (فافہم)	

اختزان تب زدہ | اصطلاح-بافت لفظ کے باسن دشمن است ہے (اردو) تاکہ

اختزان بقول بحیر تارگان کہ در آب نمایند و میں عالت سیرین ہونا۔

ضمیمه برمان ہم ذکر این است و صاحب **اختزان گشتہن** | استعمال۔ بقول صاحب موئید ہم ذکر کردہ صاحب اندسجوالہ محس سعی تحقیق رجعت کردن تارہ باشد و آن زمانہ تارہ ایکہ از غایت تابش در آب نماید تجھیں بہ است مؤلف گویا بخیاں ہاگشتہن تھیں بحوالہ سکندری گوید کہ تارہ ای لزان بخت و طالع است کہ اختزان ہم آمدہ و گران مولف عرض کنند کہ در حالت چنانکہ بجا شیش گذشت (صاحب ۲) خط تب جسمی لزان و تارگان ہم سحرگ بنظر پر دلب میگون تو چون ساغر گشتہ خالی آئیند و خصوصاً چون مشاہدہ اختزان در شبزگ تراختر دولت برگشت ہے (اردو) آب کنند بیب حرکت آب ہر کی تارہ قسم اٹھا۔ بقول آصفیہ تقدیر برگشتہ ہونا لزان می نماید ہمین است وجہ ضمیمه این۔ نصیبے کا خلاف ہو جانا۔ بہ اقبالی کامانہ (اردو) فارسیون نے اختزان تب زدہ ہونا۔ گون بخت ہونا۔ واڑوں بخت ہونا تاروں کے اس عکس کو کہا ہے جو پانی شامت ہما۔ (زندہ) برگشتہ یار ہو گیا مجھ راست باڑ سے پیشہ کسی کی جائے نہ یوں میں نظر آئے (ذکر)

اختزان گذر پودن | استعمال۔ بنی وسریم ہشیں الٹ ہے

پوون تیارہ چنانکہ طہوری گوید (۲۵) بودخترا خزانہ استعمال۔ بقول صاحب نامہ

برگذر پیشویت کر دم ستم پیاز پرائی مصلحت مراد فاختزانہ و اخترشوار و اختر شمر کرتا ہے

از نتیجہ و تارہ شناس مؤلف گوید کہ کتاب پا شد از اشک
فاعل ترکیبی است از مصدر مرکبہ (آخر دین) خونین عاشقان - و گرگی از متعقین ذکر این
مؤلف ناصری از معاصرین عجم اہستخوازگردہ و ظاہرا است که این استعارہ پا شد و
نہ دارد (اردو) و یکجا آخر شناس - **آخر تشبیہ** باشک خونین بخیال مانی آمد -
آخر پنجم اصطلاح با صفات آخر بیل اظر رای اشک را تشبیہ آخر عرب پا شد و
صاحب بجز فرمید کہ برہان وہشت داند و اشک خونین را خصوصیتی پتّشبیہ شریافت
مودید - مترجم با شد کہ تیارہ آسمان پنجم است حیف است کہ سندی پیش نشد (اردو) اشک
اصل این آخر آسمان پنجم بود نقطہ آسمان را خذ خونین - ایرے نقطہ آنسو کے صفات میں^ن
گردید (اردو) مترجم (عربی - اردو میں) اشک خونین کی سندوی ہے رذوق سے
بقول صاحب آصفیہ (ذکر) مغل تارہ - ذوق اس پانے لگاریں کا جو ہے وصف نگاش
جلاد فلک - ایک آتش فرماج یا آتشی تیار اشک خونین سے ہے کاغذ کو خالی کرنا ہے
کہا نام جو ساتوین آسمان پر ہے - ہماری رائے **آخر جوزا** اصطلاح - با صفات آخر
میں آپ سے تسلیح ہوا ہے اس لئے کہ بقول بجز بنی عطاء و صاحب غیاث فرماید
ترجم - بقول منجمین پانچوین آسمان کا تارہ کہ کتاب پا ز عطا رو است چرا کہ چوز راخانہ عطا رو
ہے (آتش سے) باس سرخ پنکرو و نوجوان پا شد (اردو) عطا رو سر عربی اردو میں
نگلاہ پناہ مانگتا مترجم آسمان نگلاہ
آخر تیار اصطلاح - با صفات آخر - نام جو دوسرے آسمان پر ہے و بیرونی فلک سے

علم و عقل کو اس سے تعلق ہے اور بینج سنبلہ (اردو) عطارد۔ دیکھو اندر جو زر اے

میں اسے شرف ہوتا ہے اور قوس میں وہاں۔ اختر در پر اس کردن | مصادر صدای

اختر داش | اصطلاح - باضافت اختر بقول صاحب اندیبی آرام و بقیر از کردن

بقول صاحب برہان و سرانج و بھرو موئیدا، صاحب غیاث ہم ذکر این کر دے و گر تھیں

کتاب یہ از کوکب عطارد است (۲) کوکب شتر پر گوازین ساکت اند صاحب بھر اختر در پر

را نیپر گویند۔ صاحب ناصری وجہا گیری پانچ کردن، رہمین معنی آور دہ و آن فی الجملہ با بقیر ا

برہان از خاقانی سند آور دہ (۳) مر از اختر کردن تعلق دار و عجی نیست کہ صاحبان اند

وانش چہ حاصل ہے کہ من تاریکم او زخندہ اجزا و غیاث تسلیح کر دے باشد معاصرین عجم ہم حال

صاحب جامع برعینی اول قافع مؤلف گوٹھ در روز مرہ خود بزرگان ندارند (۴) اردو)

کہ مرکب اضافی است بقول نجین عطارد و رابا بے قرار کرنا۔

علم و وانش تعلق است صاحب آسفیہ بلفظ اختر و میدان | اصطلاح - معنی پیدا و آباد

عطارد ذکر این کردہ از بینجست کہ اہل نسکر شدن اختر است چنانچہ ہمہ ری گوید (۵)

این را بعد ہم گویند کہ معنی عقل است و این حصہ در عوق زر آمیزیہ رخسارش اختری و مدد دار

با مشتری نیست بلکہ مشتری را فاضی فلک گوئی تماشا کیش جلا از رویدہ ترمی و مد پ (اردو)

پس ما را با صاحب جامع الْفَاق است کہ بینی مارنا کلنا۔

اول قفاعت کر دی را کہ اختر داش بلا مشتری (الف) اختر دپاہ الدار | استعمال فہما

وجہ خصوصیت نیست چنانچہ عطا مورہ است (ب) اختر دپاہ الدار | اختر دب

بعقول بهار نوعی از کوکب که عرب آزارهات مفتره و مختلفه علی سیل الترتیب و وزر زمینیت
الذنب خواسته صاحب بجز فرماید که این قسم دانان بر وقت مفتره مشاهده آن گشته و بعض
تاره ر منحوس گفته اند صاحب اند از صفات شان پس از صد ها سال و قسم دو مم و بهمه عمر
شده آورده و رسیده اند و بجز شان یک بار سیر گشته و غائب شود و همچنان
و بنایه دار را چون بر آرد خطا نخال روی یار بزرگ شود که مال شان چه باشد چون دو این
از دیش کنن پس ما هم شدی بست آورده ایم که قریب به آن ماب رسد ہیئت حصه که ماموش
از این صدف بازی هم ترید است یعنی متعلق خواجه نایان ترک در و حقه که متعلق به راس است
است (الف) (وله ۵) سوخته گرد و شود بخلاف حصه دوم کو تماه بظاهر آید از نیجاست
چون خال از خطر بالدار بقته دار نباشد از که ہیئت مجموعیش مقاصی آن می شود که ما
اختر دنیا لدار پی عرض می شود که دنیا لدار دار این را دادت الذنب یعنی سیاره دم و از خدم
معنی دم و اصافت اختر است و اختری سایه بعض از قسم دو مم این باگره های و گیر متصاد
گفته اند که در طرف او خطي روشن و در آن همچو در زیره ریزه شود و شکل شهاب الشاقب بر کوه
دم جانوری پویش باشد و می درج شد اهل ہیئت زمین بر زید چنانکه در سنہ بیهار و شہزاد و شہزاده
ثبت او سخنها را نداشتند بقول بعض شان دفعه پنج عیوی ریزهای این همچو بارانی بر کوه
این را از نظام شمسی متعلق است و بعض شان ارض افلاودار دو و دم و از تمارا بقول
بانظام شمسی متعلقی ندارند قسم اول در هر مدقی صاحب آصفیه ذکر پونچھیں تارا سچھار قتا
که ما بین سه و هفتاد و هفت سال باشد در اوقات اختر سپاه اصطلاح بقول بهار پادشاه

کے بیان لشکر داشتہ باشد مؤلف گوید کہ سہمنا اخترستان گفتہ غلط نباشد و استعارہ گتا ہے ترکیبی است یعنی دو اسم مجمع شدہ افادہ معنی نام کردہ کہ ذکر بیاری از تاریخان درست فاعلی کر دو کسی کہ مثل اختران فوج کثیر را (اردو) اخترستان ایک کتاب کا نام چاہیں جو اور نہ چشم این را آور دہ اندھہ علم پیشہ میں کسی کہی ہے (موث)

است کہ سندی پڑی نہ شد۔ معاصرین عجم اختر سربر اصطلاح - باضافت اختر این می کنند (اردو) اختر سپاہ - انجمن سپاہ بقول صاحب بحر (۱) تارہ نیک روضہ بہ اردو میں بھی کہ سکتے ہیں۔ یعنی وہ بادشاہی برہان یعنی تارہ سعد نو شہزادہ صاحبان مومید و نہ نوج کثرت میں شل تارون کے ہے تار و شمس گویند کہ (۲) فال سعید ہم - مخفی بہاں لہ سربر - معنی تری و تازگی و کثایہ از حیات کی سی فوج رکھنے والا۔

اخترستان استعمال - بقول صاحبان وزنگی و عیش باشد (کذا فی البرہان) پس اختر بہان و مسراج و ناصری وہ است و انتہ بعفت اخڑا اور دہ یعنی اختر نیک گزتہ اندھہ سر بر رابع نام کتابیت در علم ہیات و نجوم و اختر معنی سیدارہ و فال ہر دو بجا می خود گذ مؤلف گوید کہ تارن بقول برہان جائی انبوی (اردو) (۱) نیک تارہ (ذکر) (۲) نیک و بیاری چیزیں باشد ہمچو گلستان و نیستان نہ لئے فال (موث)

و امثال آن و بین معنی بد و نہ ترکیب گفته اختر سوختن استعمال - صاحب یعنی نہی شود (ان) پس معنی نقطی (اخترستان) جائی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ دور نجا اینبوی اختران باشد و بجا ایں آجنا در علم ہیارت و تحقیق جدید سوختن تیارہ (لا

ذکر کردہ اندر یعنی چون گرہ زمین را با کرہ دیگر روشن پا اختر سوختہ ام چون پر پروانہ فدی
لقصاد م شور دار زمین لخکھہ بند شود خود بخود مولف گوید کہ این متعلق به اختر سوختن کے
اختر گیر دیبوز دش آتمابی روشن گرد گذشت و حقیقت این در انجام ہم ذکر کردہ یہم
بائی حال در انجما اختر سوختن معنی سوختن (اردو) جلے نصیب کہ سکتے ہیں مبنی بدینصیب
طائع و ناساعدت بخت است چنانکہ **اختر سوز** اصطلاح - معنی سوزنہ کمال
سعہ گوید (۱) بلند اخترت عالم از خستہ و داشون کننہ بخت - ہم قابل ترکیب است
زوال اختر شہمت سوختہ پا مخفی مبد کہ اختر سوختن (اختر سوختن) کہ گذشت چنانکہ ازوی
طائع بجا لیش گذشت - و اختر سوختہ ہم فی آید آور دہ (۲) اتفاقاً تو نہ آن اچکر اختر سوز است
(اردو) بخت جناب اسی مصدر رے ہے کہ در احاشی و مرغ پر ڈھلیل پر (اردو)
بختون جلی - بقول آنحضرتہ نصیب خوت
نصیب جنابی کہ سکتے ہیں - اور اسی سے ہے **اختر شفقت آکو** اصطلاح - باضافت
نصیبیون جبل (انصیبیون جبی) و مکھو آنحضرتہ
اختر سوخته اصطلاح ہے باضافت اختر
بعول صاحب اندکنا یہ از طائع شوم و اینہا مخفی مباود کہ فارسیان اختر را با اشک شبیہ
چنانکہ فاسحہ شہدی گفتہ (۳) اختر سوختہ دادہ اند و از راشک اختر (اختر را گرفتہ
رہر سر زمانہ کشمیر کے زیر دزی ما یا دکن دلپہر
ملک طاہر غنی ۴ اشمع آہم چونکند بزم فلک را
شفق آکو رکنا یہ درست است برائی اشک

خون آکو داردو (ا) شک خونین - و یک هو اختر زنی در دستور اول خانمه بالغه رشیدی نداارد

(الف) اختر شماره (ا) مصطلح - و (شاعر ل) قول سکس نیست بد هر استوار ف

(ب) اختر شماره دن [مصدر مصطلحی] شاعر و قرعد زن و اختر شماره صاحب ناصری

(ج) اختر شماره دین [مخفی مباد کد ب] هم دفعی هم خود چین شعر ابا مسلم اتسادی آورده

(د) اختر شمر [و (ج) دره] و بدل (اخترین) ذکر اختر شماره کرد و بمعنی را

(ه) اختر شمر دن [مصدر مصطلحی] قانع مؤلف گوید که هرگاه اختر معنی فعل

است معنی حاب ستاره کردن مراد فیکر بحالیش گذشت و چی نیست که معنی دو مم را

و (الف) دره) از مصادر (ب) و (ج) دره) تسلیم نکنیم و همینسان (اختر شمر دن) معنی (ب)

اسم فاعل ترکیبی معنی حاب کننده اختر صاعدا زنده داشتن) می آید پس و چی نباشد که سراف

لغت صرف (اختر شمر دن) را ذکر کرده اند و (ب) و (ج) معنی سوم را درست باور نکنیم

اختر شماره دن و شماره دن را ترک کرده - لیکن اگرچه ندی بست نمی آمد.

از (الف) تصدیق وجود مصدری شیوه شود این بست (ب) و (ج) همین قدر صراحت کافی

که شماره دن و شماره دن معنی شمر دن متحقی است است که مراد ف (ه) باشد که می آید -

الحاصل (الف) بقول صاحب بحر (ا) معنی تجم اف بقول برہان (ا) همچشم و سنجوم دان و بقول

و سنجوم دان دره) فال گیر و دره) شب زنده او بحد (۲)، فال گیر و دره) شب زنده و از هم صاعدا

و بقول صاعدا رشیدی و بهار و سراج دس رشیدی و سراج و جامع و هفت و بهار خاص

و ضمیمه برہان صرف معنی اول - صاحب پهانگیز بدل لفظ (اخترین) برصغیر اول مکان اند و چه کنم

از غنّاری سندی آور ده (۴۵) خداوند انداز شمردی نہ پھاڑ بر لفظ اخترشد این آور ده (۴۶) کرد حکم طالع قدرت با، اگر خورشید بسطراپ غنی (۴۷) بکہ اختر شمرد شام و سحر دیده من چرخ اختر شمر گرد دن پا بوجی که بر دالف (۴۸) کار بگشت کند ہر صڑہ بر دیدہ من پذل طہوری نوشہ ایم در ہر سہ معنی با صاحب بحر عجم آفاق (۴۹) شب ہجران زبس اختر شمرد مم پس بک دار بحیم۔

(۵۰) بقول صاحب بر ہان را کنایہ از شب (۵۱) اختر شناس - (فارسی - اردو میں مستعمل) بیداری باشد مؤلف گوید کہ شمار اختر ہمان بقول امیر بحیم - جو تنشی (رسوی ۵۲) انھیں بتو حالت صورت بند کے و شب خواب کند پر کیا اختر شناس پا آسمان بھی ہے ستم بجا کیا از پنجاست کہ فارسیان کنایہ بمنی شب بیدا (۵۳) آتش (۵۴) زین ہشائی رخ روشن سو بون و شب زندو داشتن گفتہ اند صاحب مہر ہان پا اختر شناس کہتے ہیں سورج گہن بحر عجم متفق با بر ہان - بندہ عرض می کہم کہہ میں ہے (۵۵) فال کھولنے والا - ریمال -

(۵۶) سنجھی کر دن و روز (۵۷) فال زدن چران باشد کہ (عربی - اردو میں مستعمل) بقول آصفیہ (زمگن) وردو (۵۸) ہمین ہر سہ منی موجودت دایں ہیں ہست ایک قرعدہ اند از دس (۵۹) شب بیدار (فارسی) اردو این بھا جان رشیدی شمس و جامع و هفت (میں مستعمل) بقول آصفیہ رات پھر جاگ کر و غیاث - بابر ہان آفاق دارند و صاحب عبادت کرنے والا (اصنحی ۵۰) نوجوانی جنازہ مگیری از فخر گرگانی سند آور ده (۵۱) شب بکھو کے پون پیری میں غسلت بڑھکئی پیچھو پہلو سوی بستر پر دی نہ ہمہ شب نا بروز اختر آتی ہے جیسے نیند شب بیدار کو پڑب (۵۲)

(د) کے لئے دیکھو (۱) (۲) کے لئے دیکھو الف شب گریہ از اشک اختر شاہم پر مؤلف گوید کہ
 (۳) (۴) اختر شماری کرنا تا مارے گتائیں مات بھر (ب) رامیں سوم کیریم والف ہم بایگرفت و
 بیدار رہنا (۲) نجتی کرنا (۳) فال کھونا۔ رتمی بنیال ماہرو راوی میں سوم باعتبار میں فضی حلی نہ
 کرنا (۴) ہوس (۵) رتبہ اوریں دنگی کیا یہ شب و سندی ہم میں نہیں پس ما را با صاحب بھر و میں سوم
 بیدار یا نپ مات بھر کرتا ہو میں اختر شماری از (۶) اختلاف ہست (اردو) (الف) دیکھو اختر شمردن
 (الف) اختر شا ختن (مصدر حملہ ای) دوسرے اور تیسرے معنی (ب) دیکھو اختر شما

(ب) اختر شناس (مصدر حملہ) صاحب اختر شمیسر اختر شمیسر اختر شمیسر اختر شمیسر
 آ صفائی ذکر الاف کروہ از صفائی ساکت مؤلف گوید بعضی روشن ول است بہار گوید کہ این کنایہ باشد
 کہ مراد ف معنی دوم و سوم اختر شمردن است و (ب) از آدمی روشن ول صاحب اند بجوالہ فرنگی فرنگی
 اسم فاعل تکمیلی از مصدر الاف و لقول بھر معنی (۱) ہزاران بہار مؤلف گوید کہ این اسم فاعل تکمیلی
 نجتیم و (۲) فال گیر (۳) شب زندہ دار صاحب است کہ دو اسم جمع شده افادہ معنی فاعلی کند
 بران انہرا مراد ف اختر شمیسر اذل گوید و صاحب و بدینو چکہ تارہ روشن است و رائیجا اختر شمیسر
 رشیدی و سراج وہیں جامع و سبقت و موتیوہا مسلط روشن گرفته اند حیف است کہ سندی میں
 پیز (صاحب چہانگیری درستور اول خاتمه کتاب) شد رار (۴) روشن خمیر دیکھو آئینہ خاطر
 ب معنی اول از فخر گرگانی سند آ در وہ (۵) چوڑ اختر طلائع استعمال پہنچت اختر شمارہ

از ہر دختر آن نکورا سی ہے بخواند اختر شناسان مانہر باشد کہ نہ کام ولادت یا وقت سوال چیزی
 چایی ہے (ظہوری ملہ) رصد بندی خندہ صبح (۶) اندافت شرقی نودار باشد فارسیان ہمین معنی رابر

<p>طالع نوشته اند طہوری ۵) باونج اختر طالع (الف) مخفف (ب) باشد که نام علم فرمید وصاحبان جامع و متواتر ہر دو را مراد فیکر قرار داده اند و صاحب ناصری با تقاضی چهر فرماید که بکاف فارسی است صاحب بشش معنی علم فرمیدن و آن از چرمی بود و گاوه نام اختر چکے معنی مین طالع کا بیان چو طالع کا تازه اختر قشان اصطلاح - بقول ناصری کنا اگر یک کردن بود و چین (اختر زی) مؤلف گوید پوست و فرمیدن ضمیک رازند گرفت آن که از مصادر اختر نخست (اختر زی و از اختر قشان) اند اختر قشان اسم فاعل تکمیل است معنی گر کناف لعل و جا هر در و شاند آخر مهہ سلاطین آزاد اشک ریزغاریان درین مطلع اختر را استوانه ہمیون گرفته لعل و جو هر در ان زیاد کردن گردند اند باشک - اگر سندی پیش می شد ما یعنی آخر الامرا مرحون و رعهد دولت و خلافت امیر از را بر لفظ اختر ذکر می کردیم (اردو) اختر قشان - عمر بن الخطاب خراسان مستخلص شد کی از اختر زی - اردو مین که سکته مین چشم گرانی کی صفت مین آن (الف) اختر کا وان استعمال باغی وزارت گاویان نیز گویند (انتہی) بقول صفا</p>	<p>طالع نوشته اند طہوری ۵) باونج اختر طالع (الف) مخفف (ب) باشد که نام علم فرمید چنان زد غیره که با تاریخ تمتع مقابل افاد است پوشا روله ۵) بد رایز و بال اختر طالع اسال خواهی خوا عیش غم یار چو پار آخر شد ۵) زرتوت ند و خشید اختر طالع پوکه از زیخ توشی و رسخه گرد نشم (اردو) اختر طالع - اردو مین که سکته مین و چو اختر چکے معنی مین طالع کا بیان چو طالع کا تازه اختر قشان اصطلاح - بقول ناصری کنا اگر یک کردن بود و چین (اختر زی) مؤلف گوید پوست و فرمیدن ضمیک رازند گرفت آن که از مصادر اختر نخست (اختر زی و از اختر قشان) اند اختر قشان اسم فاعل تکمیل است معنی گر کناف لعل و جا هر در و شاند آخر مهہ سلاطین آزاد اشک ریزغاریان درین مطلع اختر را استوانه ہمیون گرفته لعل و جو هر در ان زیاد کردن گردند اند باشک - اگر سندی پیش می شد ما یعنی آخر الامرا مرحون و رعهد دولت و خلافت امیر از را بر لفظ اختر ذکر می کردیم (اردو) اختر قشان - عمر بن الخطاب خراسان مستخلص شد کی از اختر زی - اردو مین که سکته مین چشم گرانی کی صفت مین آن (الف) اختر کا وان استعمال باغی وزارت گاویان نیز گویند (انتہی) بقول صفا</p>
--	--

بران و نهست با کاف دوا و پرورن افسر شاپا نبکر هر دوا ز خانه ای سند آورده (۵) گوشت
مخفف اختر کاویان است که نام علیم از پیدون باشد بو المظفری مین هم کاکه اختر کاویان نمی باشد
و آن از کاوه آنگر بود پاشا هان عجم بعد نهست دو رشته بر لفظ اختر سندی از طالب آلمی آوزده
نمیگاک او را بر خود شکون گرفته بودند و آن چریق (۵) زند خنده از مین آشام رطوي پسر خانمه
که کاوه آنگر بوقت کار گردان بیان خودی است بر اختر کاویان هم پساجان بران و نهست شمس
گویند او حکیمی بود در علوم طلسمات بغايت ما هنرمند پهپار و موئیه هم ذکر این کرده اند و صاحب نه
صد در صدی بران نقش کرده بود و بعضی گویند صرحت کاف فارسی کرده داز واله هردوی
شکلی از سوچنگیهاي آتش و ران چرم به مریده بود سند آورده (۵) گوئی بزعیم اهل تاریخ خبور
که این خاصیت داشت که در هر چیز که آن هر اگر در پا با پوست پاره اختر میمون بگا و یان پر مو
بود ایشان فتح می شد و آنرا مرضع کرده بودند و در عرض کند که صاحب بران کاوه را که نام
زمان حضرت رسالت پناه صلوات اللہ علیہ اهنگر است بجا های خودش هم بکاف عربی نوشته
بدست سلامان افراطی امرا پاره پاره کرده بکاف و بر کاف فارسی ذکر شنکرده و صاحب نام که
سلامان قسمت نمودند (انتحی) صاحب سرو ری ذکر این باتابع بران بکاف عربی کرده گویند
ذکر (ب) کرده فرماید که این را در فرش کاویان که غلط است و با کاف عجمی آورده فرماید که نگاه
نیز گویند و نسب است پکاوه آنگر خانه که حکیم مردیست که در شهر سپاهان اسلجی ساخته بیان
دقیقی گوید (۵) زری توای سرفزر کیان نه سکمش بجا نشکنیم و از ما خذش هم بخشم در پیجا
برد فرجی اختر کاویان پر صاحب چهانگیری همین قدر کافیست که این صناع را بکاف

عربی دکا وہ گفتہ چنانکہ اتفاق اکثر اہل لغت کامل یا یہ نسبت درج بہت ستحانی سجا ہی خود شاست ہے راست از انکہ بقول ناصری (دکا وہ) بیایہ انش اللہ تعالیٰ - ما وریجا بر بیان مختصری بخلاف فارسی گوئیم زیرا پھر مصدر دکا ویدن بجا قضا عت کرد و ایم کہ ما خذ آن در قدمین عکسی ہے بخلاف فارسی نیا عدہ کہ این را بمان است خلاصہ ایسے تھے کہ اندر میں صورت (الف) متعلق تو انہم کر دے۔ بالجملہ فارسیان بقاعدہ خود یا یہ نسبت را پر آخر لفظ دکا وہ (زیادہ کر دند) دکا ویا یہ درفش (فارسی) - اردو میں مستعمل ہے بگاہ - بگاہی - پس دکا وہ کا دی شد و پس ازان اصنفیہ (اسحہ ملک) فرمید ون کا چند اب سے الگ رون زدہ سبب تا عدہ خود قبل یا یہ دکا وہ آہن گرنے بنایا تھا اور شاہان عجم نسبت آور دند چنانکہ از (جسم جسمانی) واز نے ضمیک کی شکست کے بعد سے اسے درویح - درویانی (و از (نفس نفسانی) پس پسے حق میں شگون نیک خیال کر رکھتا تھا بڑھیں قیاس (دکا ویانی) ہم فرموب است پسکھوں اصل میں وہ تائید دے کے چھرے کا مکمل اور نسبت (دکا ویانی) خیال میں کنیم کہ دکا وہ قبی تھا جسے دکا وہ ہمارا کام کرتے وقت اپنی کمر پسیٹ لیتا تھا۔ بعض سمجھتے ہیں کہ وہ ایک حکیم تھا اور علوم طاسماں میں نہایت کر دند (دکا وہ مانی) شد و پس ازان بقاعدہ دیگر دستگاہ رکھتا تھا اور اس نے اس چھرے پر شاہی تہذیب اپنے دکا وہ مانکہ (شاہگان را تفصیل صدر صدر کا نقش بنارکھا تھا۔ بعضون کا قول ای

کہ اس چہرے پر جو گرم گرم وہ ہے کے ریزے (۲) اختر گرو اصطلاح صاحب اند
اکر پڑتے تھے اس سب سے از خود ایک شکل بحوالہ فرنگ فرنگ ذکر نمبر (۲)، کردہ گوید
بن گئی تھی اور اوس میں یہ خواص ہو گیا تھا کہ کہ منجم باشد و حیف است کہ سندی پیش نہ
جس لڑائی پر اسے جنہوں سے میں باذھکر جاتے و کسی ازالہ تحقیق ذکر این نکر دو اگر این رسمیم
فتح پا کر آتے چاہپنہ اسی وجہ سے شاہان محجم نے کنیم اسم فاعل ترکیبی باشد از محمد بن نہبر (۱)، کہ
اسے مرضع کر لیا تھا دالخ

اختر گریہ اصطلاح - باتفاق گریکنا یہ باشد ادا شک دا ختر شناختن ہت ما در روز مرہ معاصرین عجم
چنانکہ ظہوری گوید (۱) اختر گریزہ سون
مرہ اوجی دار دنگر چہ بی داع تو دل سوختہ کو اختر شمردن کے دوسرے معنی (۲)، دیکھو
شده است پر (اردو) اشک ہنسو نہ کر اختر شمار کے پہلے معنی۔

اختر ماہ افزور اصطلاح - باتفاق اہل زبان نے اشک کو اختر شمعت آکو دارستار کے
سے شبیہ دی ہے ز ناصر (۲) اصل تراستہ اختر قبول صاف اند کنایہ باشد از آفتاب
شکوہ بر اشک ہے پیاس فق اکو دا ختر اشک ہے جہاں افزور یا کسی ذکر این نکر دو نہ سندی پیش
زانیخ (۲) شام سے اس ماہ تا بان کا ہی شد مؤلف گوید کہ اختری کہ عکس ش ما در دن
اچھو انتظار پ کیون نہون آنسو تارے دیکھ کنہ آفتاب است پس کنایہ درست باشد
بیدار کے پیش نہید ایم کہ مؤلف فاضل چہ ضرورت دشت

(۱) اختر گفتہ (مصدر اصطلاحی) کہ در بیان معنی آفتاب را بصفت جہاں

اور وکہ درینجا پنج ضرورت این صفت نہ (اردو) (د) دستارا جو اپنی زقار میں مستقیم
البته اندر جہاں افروزہ کی نایتہ آفتاب پا
میوان گفت راردو (د) دیکھو آفتاب کے اختیاری استعمال۔ بقول بھارو رشیدی

واندر (۱) فال گیر و (۲) سمجھم۔ صاحب سراج

(۱) اختیاریستقیم [اصطلاح۔ باضافت
اختیار۔ بقول صاحب تحقیق اختیاری کہ در حالت
استھاست باشد فرمائی کہ عبارت است از
توافق حرکت خاصہ کو کب با حرکت دلیلی و
حالت نزدیکیں خوب است و جمیع تیارات (اردو)
را بجز شش و قدر سہ حالت است (۱) استھاست
و (۲) جہت (۳) آفاست کہ بیان منفصلش

و در کتبہ مہینت مذکور (صاحب س) سینہ اول دسکون خامی منقوطہ و کسر ثناۃ فو قافی
و ریڈ و دو ایند در دل آتش پاچہ وقت اختیار
مستقیمی گرد پنچ مولف گویا کہ این سند
شروان وزیر لقب شاہان شروان است خا
غیاث گویا کہ نام شاہی کہ مددح خاقانی و
محمد ر.....

(۲) اختیارستقیمگردیدن [پیہامشو
نظمی بودا اعجیبی نیست کہ این اسم زبان ترکی
است ذقبیل ارسلان و غیرہ و لیکن محققین میں
واز منعی، این اختیارستقیم ہم پیدا تو ان کر دے۔

ازین ساکت اند و وجہ تسمیہ این معلوم نشد اروہ او زنظامی کامدروج تھا اور نیز شناہان اختیان - ایک بادشاہ کا نام جو خاقانی شروع کا لقب -

اختصار | اب سراول و تای فو قافی بقول بہار کو تماہ کردن سخن و راه کو تماہ رفتہ و بالفقط کردن مستعمل مؤلف گوید کہ لغت عربت - بقول صاحب منتخب نزدیک ترین راه رفتہ نیز رانہی، فارسیان این رامعنی حاصل بال مصدر و قیامت استعمال کردہ اند و پا منصاً متعددہ فرس معنی مصدری می آید چنانکہ در ملاقات صراحة آن کلیمہ رار و خدا (عربی - اردو میں مستعمل) بقول ایسی کلم کرنا - گھٹانا یہم عرض کرتے ہیں کہ آپکا مقصد حاصل بال مصدر ہے (ایسیرے ۵) گوش سامع کو گران طول سخن ہے اے آسیرہ اختصار اچھا ہی بیون کا بڑھانا کیا ضرور پڑھ

اختصار رفتہ | مصدر اصطلاحی - صہابہ ذکر این کردہ از منی ساکت مؤلف گوید کہ ہ صرفی ذکر این کردہ از منی ساکت مؤلف (۱) معنی قیامت کردن چنانکہ سفری نیشاپور گوید کہ معنی قانع شدن و قیامت بکردہ شدن گوید (۲) چون تو جیسا ری تو انت آفرید اندر سندش زندگی اصفہانی است (شروع میتواد) چہان پر چون تو بس بودی چہان را بہر کی کر دھا تپڑکا بذکر محالی اختصاری سیر و دی (اردو) تنا (صادر سیپھی) اچھا سب سعی اچون لالہ اختصار بیک چام کی جانا جیسے یہ اس اختصار میان پر قیامت کی کردہ ایکم پر (انوری ۵) ورنہ چوات کا توکل عالم است پر کردی با فرمیش ذاتے تو گئی ۳۴

اختصار کردن | استعمال - صاحب صہیق اختصار پر رولہ (۵) اگر بین ما یہ اختصار کنم

اختصار نهادن | استعمال - صاحب

اصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف
قانون عمر خویش کند. اختصار گل ہے (اردو) گوید کہ معنی (اختصار کردن) کہ گذشت دش
اعت کرنا۔ یقول اس صفتیہ اتفاکر نہ اے ابوالفضل، لیکن چون پشوریدگی حال رہائی
کافی سمجھنا۔ تھوڑی چیز پر صنی رہنا (۲) رامناسبتی تمام بود جذکر آن اختصار نہادن
(اردو) دیکھو اختصار کردن۔

اختصاص | بمباروال و مای فو قانی صاحب اصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت
غائب و جمیں این باشد کہ بہار این را ذکر کردم مؤلف گوید کہ لفظ عربت یقول صفات
مشتبہ و ابتدی و خاص شدن بیک چیز دخاصل گردانیدن (انتہی)، فارسیان این را معنی
حاصل بال مصدر استعمال کردہ اندو بڑی معنی مصدری بال مصدر استفادہ فرم مرکب
کو دردہ اندکہ در مخفات می آید (اردو) اختصاص - عربی - اردو میں مشتمل یقول آئیہ
رہنگر، معنی خاص کرنا۔ خصوصیت رکھنا - خصوصیت۔

اختصاص دادن | استعمال - صاحب

اصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف
گوید کہ معنی خاص کردن و خصوصیت بہیثات اصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف
حضر و نشر) و خود اور پردازیا مستور داشت گوید کہ معنی خصوصیت داشتن و حاصل بود
بعین عایت اختصاص دادیم (اردو) خصوصیت است (خریں اصفہانی - نشر)

با والد مرحوم اختصاص تمام داشت (شیرخورد) (انوری ۵) نہر شریعت زادمان پر سیدم پنگر چپاں سالہما بشرف تقریب و تحریب ما اختصاص داشت (اختصاص و فرد اردو) خصوصیت کھنڈ

(الف) اخ لف استعمال۔ بقول صاحب بربان رب (بعض علماء فتاوی)، اخ لف

(ب) اخ تفو را گویند کہ آب ہن رحمج کردن و انداختن باشد۔ و بقول

جهانگیری و رشیدی معنی اخ لف۔ صاحب سراج فرمایہ کہ تحقیق آئست کہ این دلظی

از قبل اصوات اندھہ و رامدختن بلغم از دہن و حرکت و دواہ و از جد اطاعت بر میشو دا توں

آخ است و ثانی لف و هر دو مجاز برا آب دہن و بلغم نیز اطلاق کردہ می شود

و لف در اصل بواو است کہ گاہی دا و در آخر آن لاحق می شود۔ و بقول

جامع معنی اخ و لف کردن مؤلف گوید کہ آخ آواز گلور وشن کردن است

ولف و تفو ہر دواہ و از بیرون انداختن بلغم از دہن (۲) فاریان چون خواہند کے

سمی را شفا ہا ملاست کند گلور وشن کرده بروی مخاطب انمازد و این حرکت بربان حا

علامت اپنے رغبہ ملاست ابست و اگر مخاطب را الحافظ کنند یا ذکر مخاطب غیر حاضر پہیان ہیں

حرکت مقصود پا شد گویند (اخ لف) یا (اخ تفو) بر تو پا بر و زخمیم زدای ۵) حق یاری

چین گذاشتہ اندھہ اخ لقو بزرگ ارمن پور (اردو) (۴) اخ تھو۔ بقول امیر کنکھار کے تحریکے

کی آواز (۳) مجاز اخ طهار کراہت اور لعنت ملاست کی جگہ (انشائی) گول گلپڑی نیلی لگکی موجود

منڈی تکہ ریش پا پھروہ رو مال اور وہ اخ تھونا سدائی آپ کی پر تصریح امیں اخ تھو

تیری اوقات پر ۷

اختلاط [کسر قول و تماں فو قانی۔ بقول بہار معنی آرٹختن۔ فرمادیکہ بالقطع برہم خوردن۔ و خواستن و سردشدن، گردن و گرم داشتن و گرسن کردن متعلق مؤلف گوید که لغت عرب است فارسیان استعمال این معنی کیدی و محبت و یگانگی در حرم و رابطہ کنند و با مصادر متعدد و فرس مرکب کردہ معنی مصدری گیرند کہ در متحابات می آید (ظہوری ۵) آشنا می بایدم یگانہ کردہ اختلاط اجنبی آکودہ تری (ولہ ۵) نصحیح دادہ نسخہ حسن سلوك خوش پورختلاط صفحہ آداب شمسی ایم پ (اردو) اختلاط (عربی-اردو میں متعلق بقول امیر (ذکر) دوستی ہے میں سیل۔ رباط ضبط۔ (ظفر ۵) کہا ہے دل مرارخ روشن کو یون ترے پڑھوں ہو چکور کو مہتا بان سے اختلاط رفقرہ امیر، آگے تو ان بن بھی گرا جکل و دنوں میں پڑا اختلاط ہے ہے ہے ہے

اختلاط افراودن [استعمال صاحب بقول بہار معنی و گیرشدن و موانع افراودن آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت متعلق صحبت فرمادیکہ از اہل زبان تحقیق پویستہ گوید کہ رابطہ و محبت پیدا شدن است رنگ صاحب بحر و درستہ گوید کہ موانع آمدن نیشاپوری (۵) با جاہلان سمجھم افراودہ اختلاط صحبت است متعلق گوید کہ براہ آمد تحسین کننم بطاہ بہروپہاں خورم دریخ پڑاو رابطہ باشد یعنی رابطہ کہ پیش ازین نبودا کنوں اختلاط ہونا۔ اسکی سند نفظ اختلاط پر گزری ہے۔ فی الجملہ پیدا شد مخلص کاشی (۵) را مگردا اختلاط براہ افراودن [مصدر جملہ بہر جاہنیدم مخلص ز دریخ اختلاط من چپن صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت با او براہ افراودہ است پ (اردو) رسم و

راو پیدا ہونا جیسے "سابق میں تو اون کے بال از دو جانب چون دو باشٹ پرست
ساقہ محبت اور رابطہ نہ تھا گرائب رسمم، (سرخوش ۲۷) تن مدہ احتلاط چپان را
جامہہ تنگ زو دپارہ شود پور (صانع ۲۷)
راو پیدا ہو گئی ہے۔"

۱) احتلاط بر جسم خوردن (مصدر اصطلاحی) از احتلاط چپان بگاینہ کی شود خوش پوہنچ
معنی باقی نامندن احتلاط باشد۔ پہار ذکر این جامہہ تنگست جزو بدن ہگرد و پولف گوید
بر لفظ احتلاط کردہ از معنی ساکت (عابد الطیف کہ در نمبر ۱۱ (چپ) صفت احتلاط واقع شد
تہذیب) احتلاط خوب رویان زو در بزم خود معنی چپان۔ اگر این را مخفف چپان گیرم و
از گل گھل رشتہ باشد گوئی این گلد سنتہ را پہ برتعمال این ملکمن شویم جادار دو رنہ از چپ
نہست خان غالی ۵) گر صد از خیز و از محل بر چپ) صینہ امرست و صاحبان لغت از
گریان مشوم و بخورد بزم و بیجا از تکم احتلاط در ای صینہ امر ذکر نکردہ اندر چپیں مات
داردو) احتلاط باقی نہ رہنا۔ رابطہ محبت ہمین کیت شعر ملا طغراست کہ بالا مذکور شد
پس عجمی نیست کہ کتابان چالاک دست
لٹوت بجانا۔

۲) احتلاط چپ اصطلاح - باضافت و یعنی این شعر لفظ چست را کہ بغوقانی

۳) احتلاط چپان احتلاط - بقول بہاء آخرہ بود چپ) بانی فارسی کردہ باشد
کنایہ از احتلاط بسار کہ بحد امتزاج رسیدہ شد و محققین ہمچو پہار آنرا در تالیف ثہین خود عرض
صاحب بحر بہار متفق رملاظ غسلہ ہجت قبولیت دادہ - وثوق ما بر این است کہ
از پہلو شین در احتلاط چپ نیست پوری دو رین شعر (احتلاط چست) بسی فو قانی آخر

کہ بقول بران (چپت) معنی چالاک و ہر خیز چیزیہ کے باشد از یک نگی و یک نگی تا تکہ کہ نیک کے پانداہ در جائی نشیند و نکم و نازک و جد الی را در دو خلی نباشد، پھر شیر و شکر بودن۔ زیبا آمد و پس احتلاط بیار و محکم از احتلاط (اردو و گھری دوستی)۔ یک نگی۔ بی خلقی چست) گفتہن چست باشد از نیکہ (احتلاط پس) (مُوت) صاحب آصفیہ نے (گھری) پڑھی بیاں فارسی گوئیم۔ روای طغرا و اذکہ فکار و دوستی کا ذکر کیا ہے۔

چہ بو دھیلی تجتب است کہ صاحب سعیجم جم احتلاط خواستن | استعمال۔ صاحب با بہار اتفاق کروہ است و بنیال بالخطی تھا آ صنی ذکر این کروہ از معنی ساکت مؤلف اور اور تسامح اند اخت و اند اعلم بحقیقتہ بھا کو یہ کہ خواہش محبت و یک نگی کردن است۔ پس موافق خیال ما۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ صاحبان بہار و اند برعطف احتلاط ذکر این احتلاط چست | جم ہمین معنی کہ ذکور کروہ اند از معنی و سند خاموش معاصرین عجم شد استعمال فرس باشد و معاصرین عجم رہی در روز نمرہ خود استعمال این می کند اردو و مارا پسہ کند و میکن مدد و ذقرہ شان ہر دو متروک احتلاط چاہنا۔

و در ہمچو موارع (احتلاط کھلی ہوئی) و (احتلاط احتلاط ازیادہ برآشنا می) ارشل صاحبان بیار تجتب نمبر ۲۲ عرض می شود کہ چپان از خزینہ و مثناں فارسی و احسن ذکر این کروہ مصدر چپیدن است کہ تبعاً عده فارسی صبغہ از معنی و محل استعمال ساکت اند مؤلف امرالف دنوں زیادہ کردہ اند و افادہ معنی غلیچی کو یہ کہ معنی نقطی ایں بدون اضافت احتلاط کردہ صفت احتلاط واقع شدہ معنی احتلاط ہمین قدر است کہ در جم احتلاط از اند است

از آشائی مکمل اخلاق اطی بی تخفی و بیکارگی پیدا شود باشد که بعد از رسیدگی خشک کنند و آردو سازم
برخلاف آشائی گدر حبہ اول آشائی باشد که نشستگران و صحنخان چیز را بدان پس پنهان کر
فارسیان این را بامضافت (اخلاق اطی) بسچانی ساخته اند چپیدگی و لذت جست بشریت از صحن دار و از زنچا
کنند که آشائے بالهوس اخلاق اختاب او کند اارو که فارسیان اخلاق اطی بیار را که پیوند محبت مکمل
آشائی سے بی تخفی کا درجه بڑھا ہوا ہے ۴ یہ باشد اخلاق اطی سرش گفته اند یعنی اخلاق اطی که
تفھی ترجمہ ہے فارسی مشکل کا بقول امیری ہمچو سرش چپان وجہ ان شووندہ (اردو و بھارتی)
فارسی مقولہ اردو میں بھی بطور مقولہ استعمال ہے اخلاق اطی چپان -

جس کا موقع استعمال سند سے معلوم ہو سکتا ہے اخلاق اطی شدن | استعمال - صاحب صفحی
دنیز ۵ (ڈین جو نکھلیں تو وہ میں گھس کر ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید یعنی
تیرنگاہ چیز یہ اخلاق اطی زیادہ برآشائی ہے ذاق اعمشندن رابطہ محبت است چنانکہ از شد
اخلاق اطی سرش ۶ اصطلاح - بامضافت پیدا است ذصر خسر و بعد از اکنہ بالغ قدر اخلاق اطی
شد ۷ (اردو) اخلاق اطی ہونا - دکھیو اخلاق اطی -

راخلاق اطی چپان | استعمال - صاحب صفحی
اخلاق اطی چپان ذکر این کردہ (وجید ۸) دل ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ
غشہ ام از رقیب است ریش پس پہنچانی اخلاق اطی دوستی و محبت کردن چنانکہ حافظ شیرازی گویا
سرش پر تخفی مبارکہ سرش بقول بزمان دکبیر (۹) فریب عشوہ حسن از جہان پر نخورنے
اول و ثانی و سکون ثالث و شین قرشت بنتی کہ ہر کرد پا و اخلاق نما شاد است پ غزلی از

۶ (نوٹ) ما از حقیقت بیش بچاے خوش بحث کیم کہ بایمان اخلاف دارم -

لہوری ہے ناظرین می شود کہ درہ شیر استعمال (۱) اختلاط گرفتن | استعمال - معنی دوستی
اپنے بطری خاص است (غزل) درود اگر کرو و بخت و بچانگی پیدا کروں باشد چنانکہ لہوری
بدرمان اختلاط ہذکی با دکردی دل و جان کو پیدا کرے تا کمی ہر دم در آیم ازوری پورنگیز
اختلاط پڑھت ہجھرو وصل ازیادم کہ کرد پور بدان اختلاط پڑھو لہ (۲) خواہ کشود دام
از عمش خاطر پیان اختلاط پڑھ کو رفرشتہ در گرفتن صد اختلاط پڑھ گزر یا کردہ ام از اضلاع
سوzen کش پڑھ کردہ چاکی با گریان اختلاط پڑھ خوبیں پہنچائیں ما از سند و مضمونی دیگر ہم پیدا شود
اوادگرم خونی با خوبی پسکنہ با سینہ ریشان یعنی اگر دام را پڑھو اور دام (خانم) خانم صد
اختلاط پڑھ احتلاطش بالب او خوب بوجہ بان حصہ اضلاع -

من کرد دنمان اختلاط پڑھ قارنا زیاذم کرد (۳) اختلاط - و ام گرفتن | طلب اضلاع
است پس غز دل پا مغز پیان اختلاط پڑھارو و ام گرفتن اختلاط مبنی محبت مصنوعی کروں
اختلاط کرنا - بقول ایسگر صحیح کرنا - محبت او حاصل پیدا کرنا (۴) اختلاط پیدا کرنا
پیارے پیش آنار بحر (۵) نہ ہو دو چار بدو منہ و کیجیے کی الفت بقول آصفیہ الفت ظاهر
نہ اختلاط کر دو پہبہت بجا بہت انس پیان جھوٹی محبت درجات (۶) وہ اور میں جو کھنڈ
نمہ و کھوکی الفت پورثتے ہیں اکبات پہم چاہی دا
ہبہت اچھا ہے

اختلاف | بکسر اول و تماں فرقانی لغت عرب سنت صاحب آصفی ذکر این کردہ ازینی
سائیت - بقول صاحب فتحب نام افقت کردن فارسیان این پا معنی حاصل بال مصدر بینی
نام افقت و عدم اشکا و استعمال کنند و برای نہنی مصدری با مصادر متعدد کے فرس

مرکب سازند کہ در متعارف می آید (انوری ص ۵) ہا بود ز خلاف جنبش چرخ پوکی اندھہ کا
دو گیر شادی پر دزشادیت را مپاوزہ وال ہشہ اندھہ از زمانہ بادشاہ اردو (خلاف
در عربی = اردو میں ستعل) بقول امیر مذکور اتفاق کی پسند۔ خلاف ہونا = ناموائقت کے زار قصر
امیر، مجھے انکی رائے سے اختلاف ہے۔

اختلاف برخاستن [مصدر مطلاعی] اختلاف ماندن [استعمال - صاحب]
صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف
مؤلف گوید کہ درفع شدن و باقی نامدن خلاف گوید کہ باقی بودن مخالفت را بانصراع رونی (۱۴)
باشد (عربی ص ۵) اختلاف صور از نوع بشر آنہنجہ اختلاف خلق نامند پر زین موافق
بر خیزد پر خالصہ محدث اوشودا را پر چہرہ کشای نہ نو دہ جائز ہے جیاہ پر اردو (اختلاف
داروو) اختلاف باقی نہ رہنا۔ باقی رہنا۔

اختتن [بقول صاحب شمس بالفتح ز ۱) بیرون کشیدن و برآوردن و در ۲) مستحقن و
رس ۳) برداشت از بیان او گیر کعنی ذکر این نکردم مؤلف عرض کند کہ ہمین مصدر بالف محدودہ
بجای خودش نہ کو رشد میں اول و گیر معانی - مخصوص باین یا شد و سدی در کار و مجاہظ
معنی اختن کی آید بحیال مادہ ۲) معنی خایہ بیرون کشیدن ہم کہ مجاز معنی اول ہست عرض ہشید
کہ اصل این راخ ۲) ہست کہ صوتی ہست فطری برای بیرون کشیدن بلغم از حلق گھو
روشن کردن و فارسیان برمیادت حلماست مصدر معنی بیرون کشیدن هر چیز پر بھی
قرار دادند پس اختن اصل ہست و (آختن بجد وہ) نتیجہ لب و ہجہ مقامی رکھ گذشت

سبنی بر آن شد که (آخ) بهم و ده هم صورت گلورش نکردن باشد و ازان مصدر را (اخته) بالمد - فرین قیاس است آما محققین فرس بر لفظ (آخ) ذکر این معنی نکرده اند اراده
که بسپنی (۲۳) ملانا - آمیز کرنا - در ۴ جزو پیشتر سے اکھارنا - (۲۴) بچیا کرنا - بقول احقيقه
آخته کرنا - خستی کرنا -

آخته بقول صاجان بران و جامع بردن مقطوع از حیوان و اعضا مجاز است و صاحب
آن شد مبني خا يه بیرون کشیده - خان آرزود را نهاده بیرون ش مولف عرض کند که این اهم
سراج بزرگ معنی بران فرماید که در ترکی معنی مفعول است از مصدر را (اخته) که گذشت
اپ خستی است و بهند داروغه اصطبلا (۱) و ما حقیقت مأخذ را هم در آنجا بیان کرده ایم
(اخته بیگی) گویند - اگرچه معنی بیرون کشیده بزی اپنچه صاحب سراج این را بند داشته بیگی از کی
هم صادق آید لیکن طا هرادرست نباشد چرا که قراری و بد تسامح اوست محققین نه بان ترک
آخته مخفف آخته خواه - بود و دلکه (اخته) بیرون ذکر این نکرده اند و از ما خدا (اخته) متحقق شد
کشیدن خصیه و غیره بخلاف آن دیده نشد (آخته) که این لغت فرس است و نسبت داشته بیگی
بقول ناصری مردمی خا يه بیرون کشیده و بقول هرچیخاں ماست بجاویش عرض کنیم تحقیق
شمس و هفت فلز مبني بیرون کشیده مطلق (اخته) - بالفتح (صل است و داشته - بالمد
صاحب شمس پر خلاف دیگر اهل لغت بضم آن تیجه لب و لجه مقامی بقول خان آرزود (اخته)
هم معنی کشیده و براورده گوید - صاحب پهار (بازم بالمد) صل و (اخته) مخفف آن بپیو صور
فرماید که سبني چار و ای خا يه بردیه و معنی مطلق تباشد که فارسیان (آخته) متحقق و آخته را باشد

خاص مخصوص کر دے اندکہ گذشت و اخہ آن کشیدہ باشد و معنی قطع اعضا ی و گیرہم بجا زاید
اگر باشد صوت لکوار و شن کردن و زفارسی بشرط صراحت چنانکہ (آفته کردن بنی) معنی
نیامہ برخلاف آن (اخ - بالفتح) پہنچنے مبنی قطع کردن بنی - و ہم چین مرغی را کہ غاییہ او
اک خ تفویج گذشت پس وہی نیت کہ (اختہ بالفتح) کشیدہ یا پریہ باشد باطمہارہ صوف (مرغ
را اصل بگیریم بالجملہ معنی حقیقی این (۱) بیرون (اختہ) تو ان گفتہ معنی مباوکہ صاحب اند
باشد مطلقاً : ۲، مجاز اخایہ بیرون کشید و یعنی خدا (خیگان)، راغت مستقبل قرار دادہ ذکر کرو
پریہ اگرچہ بعض محققین مرد خایہ پریہ دراهم است معنی اپان خایہ کشیدہ کہ ضرورت
را خستہ گفتہ اند ولیکن درجا و رہ فرس استعمال نداشت (اردو) (۱)، دیکھو لفظ اختہ درم،
این اکثر براہی اس پ خایہ کشیدہ و خایہ پریہ اختہ (فارسی اردو میں مستعمل) بقول امیر خصی
بنظر آمدہ چنانکہ سلمان ساوجی گوید (۱) شب پہ بیار اختن کا اسم مفعول، آپ نے فرمایا
قپیم اخیگانست زار تعالیٰ سبde چمی کند حاصل کہ وہ چار پا یہ جس کے جیسے کے یا نکالا لے
بہ دش کیکشان می آور دپھ د کلام تائیخروں لگئے ہوں۔ اکثر شریک ھودون کوشایتہ اور
اختہ ہم بنظر آمدہ (۲) خوش ہرabi ہاز نامروں بکرے پابیں کو فرپہ کرنے کے لئے اختہ کرنے
عالمی کشمکش برخودس اختہ گولی خانہ مبار اور مرا جاؤ اچہ سرا کوہی کہتے ہیں (درگیں)
شد پہ بعض شعری عجم (اختہ کردن بنی) ہم بظاہر جتنے میں اختہ کے آثار دوہ پائے
اور دوہ اندکہ بجا ی خودش مذکور شود۔ الحال جاتے ہیں اسیں شہزادہ ہم عرض کرنے
معنی مجازی مطلق (اختہ) اس پ خایہ پر پڑہ وہ میں کہ دکن میں مرغ کے لئے لفظ خصی متعلق

صاحب آصفیہ نے لفظ خصی پر (ہیجڑا) اور استعمال این کردہ (مہمگی) در ترکی معنی امیر (خواجہ سرا) کا بھی ذکر کیا ہے۔ امیر نے (اختہ) و ملکہ صرتہ و رچی بیانی معروف معنی دار نہ ہا ذکر الف مدد وہ میں بھی فرمایا ہے۔

(۱) اختہ بیگی [اصطلاح۔ بقول بہار] مرکبات گرفتہ اندھلٹ نیست و انچہ بہار بخلاف شان تحقیق خود را ذکر کردہ است قابل عبور

گویند کہ اختہ کردن حیوانات متعلق با وہ باشد معاصرین تک پر خلاف تحقیقین بالا نیرو نہ فرمایکہ دار و غذا صطبیل را (امیر آخر) گویند (اردو) امیر نے (اختہ بیگی) اکاذکر کے نزد نہ (اختہ بیگی) و این از اہل زبان تحقیق ہے کہ وہ شخص جس سے جانوروں کے خستہ رسیدہ۔ صاحب بھر گوید کہ ہر دو ترکی است کرنے کی خدمت متعلق (وراثتی) ہم کہتے ہیں

معنی دار و غذا صطبیل و خان آزو در سرجن کو یہ لفظ اردو میں مقصود صاحب بہار بھی بر لفظ (اختہ) نسبت نہیں (اردو) با بھر تحقیق و کے مطابق متعلق ہے اور اس موقع کے لحاظ دارستہ در ہر دو باطنیات بھر گوچہ کے از نصان سے نہرا وہ کا تجھہ دار و غذا صطبیل سے۔

ترکی تصدیق این می شود و علمائی فہامی [اختہ خانہ] اصطلاح۔ بقول بہار (ارجاع) نہ کر

در آئین اکبری نیز نوشہ مولف گوید کہ ما (کھاد وہ ترو اشال آزو در اسی اختہ کمتد فرمایہ) بر راستن و داشتہ بذکر ما خانہ این صراحت این از اہل زبان تحقیق پویشہ و دارستہ ہم اکافی کر دے ایم کہ این اختہ فارسی زبان است ذکر این کردہ (حکیم شفافی ۵) در اختہ خانہ کے باغی مغلق اس پر ہم متعلق سپر کان بگریب خواہ عالمہ چوہا و حماری نیست پھری کہ چو تو جادے

کشہ بپالا نش ہ (ولہ ۵) خستہ در اخته خانہ، معنی دو مصل است و متنی اول مجاز آن۔
بلکہ پر دو ش برد و ش صد قطع اسپش ہ (اردو) (۱)، وہ جگہ جہاں چار پائے اخته کو جا
لی قول سمجھ رہا (۲)، طولیہ و صطبیح و ارستہ بر لفظ خستہ (۳) (اصطبیح (عربی اردو میں مستعمل) لی قول اسیہ
بیکی) با تفاوت سمجھ رہم از حکیم شفائی سندھی آور وہ تجوڑون کے بامدہتے کامکان طولیہ۔ یقین
۵ غربال رخت اجارہ کروہ پر سگنین پیڑا بفتح الف صحیح ہے: فتح باء موحده (بلکہ
اخته خانہ خان آرز و در چراغ مولید بھروسہ ابکسر اول فتح طاء مهملہ ہے۔ مؤلف)

معنی دو ص مولف گوید کہ بر لفظ اخته ذکر کروہ اخته کروں بنی (اصدر اصطلاحی) پر کسر
کہ فارسیان مطلق اسپ را اخته گویند و سبب ای
نوں اول معنی برمیں بنی است فارسیان
ہمین است کہ عموماً ہر اسپ را اخته کہند و
مجاز اخته کردن را معنی برمیں (گرفتہ اندومنی
را اخته خانہ) قلب اضافت (خانہ اخته) معنی حقیقتی دانتہ، بخواش گذشت حکیم شفائی سعید
خانہ اسپان است کہ صطبیح باشد و این طا گھر کندہ بنی ترا تختہ کندہ ہ (ہر در کہ از کندہ یک
است کہ اسپان وغیرہ را ہم بخی اخته کندہ ہ، لختہ کندہ پتا کی بود این چہار خانہ یزدان
این را معنی اول مخصوص کر دن در نیت خوب است کہ بنی ترا اخته کندہ نہار دوی
واز جمیع اسناد تصدیق متنی دو می شود جیسا کاٹ کاٹنا۔

اختیار ابکسر اول دنای فو قافی لی قول بہار بر گزیدہ و معنی فنا رمجز است و فرماید کہ
معنی غلبہ و قدرت و تصرف بالفظ و ادن و داشتن و کردن و گذاشتن و مشتن مستعمل۔
مولف گوید کہ این لغت عرب است لی قول فتح بمنی بر گزیدن و بخواش خود دل بر کاری

بیت۔ فارسیان این را بون ترکیب یا مصادر فرس مبنی مा�صل بال مصدر استعمال کنند^(۱) قدرت و حکومت در (۲) مبنی مختار یعنی برگزیده و برگز نمیشود (کذا فی غثی الارب) و این بجا باشد و نیز با مصادر متعدد و فرس مبنی مصدری هم که درای این معانیست۔ آمد که در لحاظ ذکر شکنیم (انوری سلیمانی) هر کجا رای تو شد رانی بکاری پنجش گرد و نطفیں اختیارت نہ دو لے^(۳) (اختیار ملوک هفت آسمیم پنج دین خدا ی ابراهیم) (شیخ نظری^(۴)) مونس خاص شهریار مضمون و کنیز انش اختیار مضمون صاحب سوار استبلیں گوید که این ترکی هم رست مبنی^(۵) (شیخ وزیر^(۶)) اگر این را تسلیم کنیم ضرورت منی و قدم که با ناد کلام شعر اپید اکرده اند باقی نماند و مخفی شعر برسی مा�صل شود صاحب کنز که محقق ترکی افرایید که (اختیار حق) و ترکی زبان مبنی شیخوخه و بکراست و حق مبنی صاحب رکذانی نفات ترکی (پس مخفی سوم و ترکی بحسب قول صاحب سوار استبلیں درست باعجیف است که و گیر محققین ترکی زبان از نقطه (اختیار) سکوت و زیوه اند (اردو) (اختیار) (عربی) اردو میں ستعل (اقبال امیر) (۷) (قدرت و حکومت) (مومن سلیمان کارخ پیر) جد هرچاہوں پڑیا ہے کیا طیش دل نے اختیار مجھے رہ، مختار (عربی) - اردو میں مستعمل (اقبال صاحب) (صفیہ با اختیار) - اختیار کیا گیا - چنا گیا - چنان مانگیا رہ، بزرگ (فارسی) - اردو میں ستعل - پڑا چھر سیدہ - سفرز - شرف -

اختیار آمدن	استعمال	- صاحب مخفی گوارا شدن و عادت افادن و پند آمدن
ذکر این گرد از مخفی ساخت مؤلف گوید که شیرازی گوید (ترکی را از دوستان گفتم		

امان سخن گفتہم علیت آن اختیار آمدہ است الخ دیا گیا ہے ۔ آپ فرماتے ہیں کہ اس جگہ (اردو) گوارا ہونا۔ عادت پڑنا۔ پندا ناس زو جمع کے ساتھ زیادہ پوستے ہیں ہم عرض کرنے سے کھانے پینے کی قسم کی کافی ہے تجھ بن ہنتے کہ (اختیار عطا کرنا) بھی کہ سکتے ہیں ۔

جو کہا تھے سوکب ہمنے گوارا لگیا ہے
اختیار بدست مختار] (مقولہ) صاحبان

اختیار افرا دون استعمال۔ صاحب حقیقی کم خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ از محل سعما

این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ مراد ساکت مؤلف گوید کہ فارسیان چون کسی را (اختیار آمن) است کہ گذشت چنانکہ از شیب و فراز چیزیں آگاہ کند و ختم کلام سعدی شیرازی گوید (نشر) سیاہ گوش را استعمال این کند مقصود این باشد کہ ہرچہ پاہ تقدیر ترا ملا زست شیر بکھہ وجہ اختیار افرا دون بخوبی ہر کردیم و آگاہ نمودیم آئندہ باختیار راردو دیکھو اختیار آمن ۔

اختیار بخشیدن] استعمال۔ صاحب حقیقی روید (اردو) یہی مقولہ فارسی اردو میں ہی

ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ مستعمل ہے ۔ ایسا فرماتے ہیں کہ کسی کو سمجھا ہو دادن اختیار باشد و سپر در دن اختیار بدیگری اور نصیحت کرنے میں غتم سخن یون کرنے ہیں کہ ہرچہ خواہ کبند (صاحب سے) دور نشاط کہ ہمین سمجھانے سے نزد کار رکاب مانو نہ نقطہ پر کار رستہ است پر در اندر اختیار سر خود مانو جو چاہو کر دھما رہو اور بیشتر اس مقولہ بد ار بخش ڈر اردو) اختیار دینا ۔ بقول ایک پہلے آئندہ کا لفظ ملا کے یون پوستے ہیں

ا قیدار دینا افقر (ا نکو سر کار سے بڑا نہیں) یہ آئندہ اختیار بدست مختار ۔

(۱) اختیار پر دون استعمال - صاحبِ حق	ذکر این کردہ از معنی ساکت و نہ میں از صاحبِ رشک (اردو) اختیار رہنا۔ در شک سے
ذکر این کردہ از معنی ساکت و نہ میں از صاحبِ رشک (اختیار رہنا کوی یا رہنے پر ہمنجہ وہاں سے بھال انکھ لگا کیا ہے)	پیش کردہ (۵) بیاض گردن او دست را زکار بروپہ بیاض خوش قلم از دست اختیار پر
(۲) اختیار دادن استعمال - صاحبِ حق	ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید مراد ف (اختیار بخشیدن) کہ گذشت (حافظہ)	مولف گوید کہ ازین شد مصدر رہا۔
ذکر این کردہ از معنی ساکت بیاض میں از دست پر دون (معنی پی اختیار کردن پیدا ہشیاران نہادند اختیار خود کسی ڈ (عرنی ۵) اخیار سے لینا۔ لقول امیر حکومت اور گر بخون خورون وہندم اختیار خواہ اپنے بتائیں زاد خواہم گزید پڑ (ظہوری ۵) شد وکیل من نیاز آسودہ اصم ڈ اختیار خوب بہست نازدہ پیدا رہو و کیجو اختیار بخشیدن۔	از دست پر دون) معنی پی اختیار کردن پیدا ہشیار کرنا می شود اردو (۱۱) و (۲) بے اختیار کرنا اخیار سے لے لینا۔ لقول امیر حکومت اور اقتدار سلب کر لیا فقرہ) رعایا میں نال آسودہ اصم ڈ اختیار اران سے ہوئی کہ چار ہی دن میں سارا اختیار اران سے لے لیا گیا۔
(۳) اختیار پو دون استعمال - صاحبِ حق	ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ
بعینی حاصل ہوون اختیار باشد رحلاب شرودا با اختیار بودن و بدست داشتن اقتدار باشد (۵) ازستان شریف تو گرفتا دم در پڑھو (حافظہ) پاری خیال یا ز پیش نظر مشوفہ کھان مہر کہ درین کار م اختیار ہی بود پڑھو	با اختیار باشد رحلاب شرودا با اختیار بودن و بدست داشتن اقتدار باشد (۵) ازستان شریف تو گرفتا دم در پڑھو

شیرازی رع) اور گرچہ اختیار نمادار مکر دیده گذشت و منی این پی اختیار شدن باشد
انہوں میں مدد و زیستن می دانم (اردو) بات جاتی رہتا۔ قابو سے
و گیری اختیار نمادار ہوا (انظیر فرم) کل جانا۔ تب صہد و نصرت سے کل جانہ ظفر
صاحب اختیار چکوئی نہ ہزار بار شنیدی کہ ۵) راز خلوت تم نہ جلوت میں بیان
اختیار نمادار (اردو) اختیار کر لیا۔ قبول کرنے ظفر نہ بات جاتی رہے گی بات
امیر قدرت و طاقت رکھتا۔ حکومت حاصل ہاتھ آئی ہوئی ۶)

ہونما آتش ۷) عجیب ہے کیا کہ جوت حاصل اختیار شہر پاہ استعمال۔ باعث افت
بہمن پوچھے ہے محل پچھی خدا اختیار کر رکھتا ہو اختیار بعینی اختیار کر رکھتا ہو شہر پاہ است کہ فتحار
رملق ۸) مال بھی بیخار رکھتے ہو پو تم زا و مقبول شہر پاہ باشد چنانکہ انوری گوید (۹)
اختیار رکھتے ہو شہر پاہ عالم علم و جہاں جو دیکھو دیکھیں ہے ہے اختیار

(۱) اختیار وقت استعمال۔ صاحب آرڈر کارروائی مخفی مبارکہ این متعلق
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت وارکلیم است بعینی و قوم فقط اختیار کر گذشت دار
حمدانی سند آور دہ (۱۰) مارکف اختیار مقبول بارگا سلطانی مبارکہ کا پسندیدہ۔
رفته نہ جزا باویست بادرن فیض نہ مؤلف (۱۱) اختیار فرمودن استعمال۔ صاحب
گوید کہ این سند مصادر ۔

(۱۲) اختیار وقت از کف پیدا نہیں از خوبی از معنی ساکت و سند
کہ لازم را اختیار بردن از دست) است کہ چوار عینت آفریدگا مقام اختیار فرمودن مولو

گویہ کہ مراد فراخیار کردن) است کمی اسٹ اخیار پر ہر کاغذ با مصحف را تجزی کردن
وازہ میں سن۔ است - و - - - - -

(۲) اخیار فرمودن مقام اینی گزین (۴۳) اخیار کردن کار | معنی صرف
مقام پیدا می شود (اردو) و چھوڑا، خیار کا رشد ن رصاب سے) فرمادہ روزہ صدای
کردن و در ۲) مقام اخیار کرنا -

(۳) اخیار کردن | استعمال - صاحب صفائی اخیار کا حیف پا و - - - - -

ذکر این کردہ این معنی ساکت مؤلف گویہ (۴۵) اخیار کردن کو می | معنی گزین
کہ استعمال این عالم است یعنی راخیار کردن کوی (ظہوری سے) در جان آنچنان ہوئی
چیزی ہی گزین آن چیز چنان کہ - - - - - نیت پر سکو اخیار را مید کر دن پا و - - - - -

(۴) اخیار کردن پیمانی | اینی پیمان (۴۶) اخیار کردن گوشہ | معنی غلت
شدن رصاب سے) زبادہ تو پہ مونوں میں گزین رصاب سے) گوشہ کیا مئی کر دیم
بمحرومیت پر چکونہ عقل پیمانی اخیار کند پا و

(۵) اخیار کردن چیزی بر چیزی | اینی ساختہ (اردو) (۱) اخیار کرنا - بقول اہر
ترجع دادن یک چیز بر چیز دیگر باشد چنان کہ دیگر کرنے کا نہ ہو اسکے
صائب گوید (۷) بر علم زینہار مکن تندی چھوڑ کر اپنی تعلی کر تو اضع اخیار نہ رتبہ مسجد
اخیار نہ تاہست پل بجانزو دو در میں اب شرمنہ
دونہ سے) برخوبی گفتگوی پوچھ کر دن